UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226448
UNIVERSAL
LIBRARY

تذکیر الکل بتفسیر
الفاتحۃ وأربع قل

CHECKED. 1951

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ الذین اسفرت بھم وجوہ الموحدین وازدادت قلوبھم نورا

اما بعد اس رسالہ مختصر مین ترجمہ ضروری پنج سورۂ قرآن کا لکھا جاتا ہے جن کی تلاوت کا اتفاق رات دن ہر مسلمان کو نماز مین ہوا کرتا ہے مراد ان پانچ سورتون سے فاتحۃ الکتاب و ہر چہار قل ہین یہ ہر پنج سورہ توحید پر خداوند مجید کی دلیل ہین جس نے ان کی معنی سمجھ لیے وہ پکا سچا مسلمان ہوگیا اب اوسکی عبادت ٹہیک ہوگی اور وہ شرک سی بچ جائیگا بیان مین توحید ورد شرک کی علاوہ کتب مطولہ کی فی الحال دس رسائل مختصرہ لکھے گیے ہین اور اس جگہہ فقط بیان معنی پانچ سور کی اقتصار و اختصار کیا گیا وخیر الکلام ما قل ودل

تمام کلام ان سور کی معانی پر تفسیر ترجمان القرآن و فتح البیان مین ہی استیفاء
تمام مضامین کا اس جگہہ خواہان دفاتر گرانبار ہے تفسیر کبیر مین فقط ایک سورۂ
فاتحہ سی دس ہزار مسائل کا استخراج کیا ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ و ابن القیم
رحمہما اللہ تعالی نی تفسیر معوذتین استقلالاً لکھی ہے لکن اون علوم غامضہ کا
سمجھنا اہل علم کا کام ہے نہ عوام کا اور مقصود ہمارا اس جگہہ سمجہانا عوام کا ہی وباللہ التوفیق

سورۂ فاتحہ

اللہ تعالی نی اپنی کتاب کو جس کی صفت لاریب فیہ ہی اس سورت سی شروع
کیا یہ دلیل ہی اس کی عظم منزلت وعلو مرتبت پر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے فرمایا ہے اوس کی نماز نہین جسنے فاتحہ نہ پڑہی یعنی ہر رکعت نماز مین
خواہ امام تہا یا مقتدی و لہذا جو شخص رکوع مین شامل جماعت کی ہوتا ہے اوسکو
لازم ہے کہ وہ رکوع کو رکعت نہ ٹہیری بلکہ جداگانہ رکعت عقب سے پڑہ لے
اس لیی کہ اوس نی فاتحہ نہین پڑہی ہے اور رکعت جب ہی شمار مین آتی ہی کہ فاتحہ
پڑہی جائی بالجملہ مقصود اور روح اور لب نماز کا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی کی طرف
نماز مین متوجہ ہو اور حضور دل سی غفلت نکری جس نماز مین دل نمازی کا حاضر نہین
ہوتا ہے وہ نماز ایک تن بی روح ہوتی ہے اسی لیے ہر شخص کی نماز مین سے اوتنی
ہی نماز مقبول ٹہیرتی ہے کہ جتنی نماز مین اوسکا دل حاضر تہا دلیل اسپر حدیث صحیح
مرفوع ہے کہ حضرتؐ نی فرمایا یہ نماز ہے منافق کی اسی کلمی کو تین بار کہا پہر فرمایا

بیٹھا دیکھتا ہی سورج کو یہان تک کہ جب وہ درمیان دو قرن شیطان کی ہوتا ہے
تب یہ اوٹھکر چار ٹھونگین مارتا ہے ذکر نہین کرتا اللہ کا مگر تھوڑا سا واہ مسلم اس
حدیث مین ضائع کرنا وقت کا اس لفظ سی بیان کیا کہ بیٹھا سورج کو دیکھتا ہے اور
ضائع کرنا ارکان کا اس لفظ سی بیان کیا کہ چو نچین مارتا ہے اور ضائع کرنا حضور
قلب کا اس لفظ سی بیان کیا کہ ذکر نہین کرتا اللہ کا مگر تھوڑا جب یہ بات سمجھ لی
تو اب ایک نوع نماز کی معلوم کر لینا چاہیے وہ قرأت فاتحہ ہی تا شاید اللہ تعالی
تیری نماز قبول فرمالی اور یہ قبولیت کفارہ ذنوب کا ٹھیری عمدہ باب فہم فاتحہ کا
ابوہریرہ کی حدیث ہے صحیح مسلم مین وہ کہتے ہین مینی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کو سنا فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے مینی تقسیم کیا نماز کو درمیان اپنے
اور اپنی بندون کی آدھون آدہ میرے بندی کے لیے ہے جو مانگا اوس نے
جب وہ کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین تو اللہ فرماتا ہے حمد کی میری میری بندے
نے اور جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ فرماتا ہے ثنا کی مجھپر میرے بندی نے
اور جب کہتا ہی مالک یوم الدین تو اللہ تعالی فرماتا ہے بزرگی بیان کی میرے
میرے بندے نے اور جب کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ کہتا ہے
یہ درمیان میری اور میری بندی کی ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو اوسنے
مانگا پھر جب کہتا ہی اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین
تو اللہ کہتا ہی یہ میری بندی کے لیے ہے اور واسطی بندے کے ہے جو اوس نے

مانگا تمام ہوا مضمون حدیث کا اس حدیث مین تامل کرنے سی معلوم ہوا کہ یہ سورت
دو نصف ہی ایک نصف اللہ کی لیے ہے نستعین تک اور ایک نصف بندی کے
لیے ہی یہ دعا بندہ اپنے لیے کرتا ہے اور جس نی یہ دعا سکہائی ہے وہ اللہ تعالی
ہے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم یہ دعا ہر رکعت نماز مین مانگا کرین اور اس ثناؤ دعا کو
ہر نماز مین مکرر سہ کرر کیا کرین اور اللہ نے اپنے فضل و کرم سی یہ ضمانت کے
کہ جب ہم یہ دعا ساتہہ اخلاص و حضور دل کی کرین گی تو وہ ہم سے اس دعا کو قبول
فرمائیگا اب ہر انسان جان سکتا ہے کہ اکثر لوگون نی اس امر کو ضائع کر دیا ہی
قدر و قیمت اس نعمت کی نہین سمجہی ؎

قد ھیئوک لامر لو فطنت لہ — فاربأ بنفسک ان ترعی مع الھمل

اب بعض معانی اس سورت کی لکہے جاتے ہین شاید تو نماز حضور دل سی پڑہنی لگے
اور جو لفظ تیری زبان سی نکلتا ہے تیرا دل اوس کو معلوم کرلے اس لیی کہ جو بات
زبان سی نکلتی ہے اور دل اوسپر معقود نہین ہوتا تو وہ عمل صالح نہین سمجہا جاتا
کما قال تعالی یقولون بالسنتہم مالیس فی قلوبھم سو پہلی معنے استعاذہ کے
سمجہنا چاہیے پہر بسملہ کی پہر فاتحہ کی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اسکی یہ معنی ہوے
کہ مین پناہ پکڑتا ہون اور معتصم ہوتا ہون ساتہہ اللہ کی اور اوس کی آستانی پہ
بہاگ کر آتا ہون اس دشمن سے کہ کہین وہ مجہکو میرے دین اور میری دنیا مین گزند
و نقصان پہونچا دی یا مجہکو اوس کام کے کرنے سے روکدی جسکا مجہکو حکم ہوا ہے

یا جس چیز سے مجھے منع کیا گیا ہے اوسپر مجھے آمادہ کری اس لیے کہ سب سی زیادہ
حرص شیطان کو بندی کی بہکانی پر اوسی دم ہوتی ہے جب بندہ ارادہ کسی عمل خیر
کا کرتا ہے جیسی نماز و قرارت وغیرہ سو کوئی حیلہ اوس کی دفع کرنے کا بجز اس کے
نہین کہ انسان اللہ سی استعاذہ کری اور اوس کی پناہ مین آنا چاہیے لقولہ تعالی
انہ یراکم ھو وقبیلہ من حیث لا ترونھم انا جعلنا الشیاطین اولیاء للذین لا یومنون
پس جب بندہ اللہ سی طالب پناہ کا ہوتا ہی اور اوس کی ساتھ اعتصام کرتا
ہے تو یہ استعاذہ سبب ہوتا ہی واسطی حضور قلب کی اب اس کلمی کے معنی پہچان کر
اس کو دل سی کہنا چاہیے نہ نری زبان سی جس طرح کہ اکثر لوگ فقط زبان سی کہتی ہین یا
اور معنی کا دہیان نہین کرتے اسی لیی وہ وسوسۂ شیطان سے نماز مین محفوظ
بھی نہین رہ سکتے رہتی بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکی معنی یہ ہین کہ مین داخل ہوتا ہون
قرارت یا دعا وغیرہ مین اللہ کی نام سے نہ اپنی حول وقوت سے بلکہ اس کام کو
اللہ کی مدد سی اور اوس کی نام کی برکت سے کرتا ہون یہی معنی بسم اللہ کے ہر
اوس کام مین ہوتے ہین جسکی اول مین بسم اللہ کہی جاتی ہے دین کا کام ہو یا دنیا
کا پس جب بندی نے اپنے جی مین اس بات کو حاضر کر لیا کہ میرا داخل ہونا
قرارت مین اللہ کی اعانت سی ہی اور مین اپنی حول وقوت سے بری ہون تو یہ
ایک بڑا سبب ہی واسطی حضور قلب اور طرد موانع کے ہر خیر سے رحمن و رحیم
دو نام ہین ان کو رحمت سی نکالا ہی ایک دوسری سے بلیغ تر اور بڑھکر ہے جیسی علام

وعلیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نی کہا ہی یہ دو اسم رقیق ہین ایک دوسری سی
زیادہ ترارق ہے فاتحہ سات آیت ہی ثلاث ونصف واسطی اللہ کے اور
ثلاث ونصف واسطی بندی کی اول اوسکا الحمد للہ رب العالمین ہی حمد کہتے ہین
زبان سی ثنا کرنے کو جمیل اختیاری پر اس سی ثنا بلسان حال خارج ہوگئی کیونکہ
وہ ایک طرح کا شکر ہوتا ہے جمیل اختیاری سی وہ چیز مراد ہے جو انسان اپنے
ارادی سے کرتا ہے اور حسن جمیل مین انسان کی صنع نہین ہے جیسے جمال ونحوہ
اوسپر ثنا کرنا مدح کہلاتا ہے نہ حمد فرق درمیان حمد وشکر کے یہ ہی کہ حمد متضمن
ہے مدح وثنا کو امر محمود پر بذکر محاسن خواہ حامد پر احسان ہو یا نہو اور شکر نہین ہوتا
مگر احسان مشکور پر اس لیے حمد عام تر ہے شکر سے کیونکہ یہ حمد محاسن واحسان پر نہین
ہوتی ہی اللہ کی حمد اسمای حسنی اور خلق آخرت واولی پر کیجاتی ہے ولہذا فرمایا
ہے الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا اور فرمایا الحمد للہ الذی خلق السموات والارض
وغیرہ آیات اور شکر نہین ہوتا مگر انعام پر تو یہ حمد سے باین وجہ خاص تر ٹھیرا
لکن دل و دست و زبان سی ہوتا ہے ولہذا اللہ تعالی نی فرمایا اعملوا آل داود شکرا

افادتکم النعماء منی ثلاثة   یدی ولسانی والضمیر المحجبا

اور حمد فقط دل اور زبان سی ہوتی ہے پس اس وجہ سی شکر براہ انواع خود اعم ہی
اور حمد براہ اسباب خود اعم ہی الف لام الحمد کا واسطی استغراق کی ہے یعنی سارے
انواع حمد کی خاص اللہ تعالی کے لیے ہین نہ واسطی غیر اللہ کے پھر جس شی مین

مخلوق کی صنعت نہین ہے جیسے پیدا کرنا انسان کا یا زمین آسمان کا یا آنکھ و
کان کا یا رزق رسانی وغیر ذلک تو یہ ظاہر ہے اور جو چیز ایسی ہے کہ اوسپر
مخلوق کی حمد کی جاتی ہے جیسے ثنا کرنا صالحین و انبیا پر یا فاعل معروف پر
خصوصًا جس نی تیری ساتھ احسان کیا ہی تو یہ سب ثنا و حمد بھی اللہ ہی کی لیے
ہے کیونکہ اوس نی اس فاعل او ر اوس کی فعل کو پیدا کیا ہے اور اس معروف
کو اوس کی طرف محبوب کر دیا اور اوس کو قوت دی کہ وہ یہ کام کری اسی طرح اور
افضال الہی کا حال ہی کہ اگر اوس کی بعض مین کچھ بھی اختلال آجاتی تو پھر
اوس محمود کی حمد نہ کیجاتی تو اب اس اعتبار سے ساری حمد اللہ ہی کی لیے ٹھیری

حمد را با تو نسبتی ست درست ۔ بر در ہر کہ رفت بر در تست

اللہ علم ہے یعنی خاص نام ہماری رب تبارک و تعالی کا اس کی معنی معبود
ہوی لقولہ تعالی وھو اللہ فی السموات وفی الارض یعنی معبود آسمانون اور زمین کا
وہی ایک اللہ ہے جو کوئی سموات و ارض مین ہے وہ اوس دن پاس رحمن کے
بندہ ہو کر آئیگا سب اوس کی بندے مین اور وہ سب کا معبود برحق ہی اس لفظ
جلالہ مین ثبوت ہی توحید الہیت کا جس کی طرف ساری پیغمبرون نی آدم سی لیکر
تا خاتم دعوت کی ہے اور اسی کے لیے ساری کتابین اوتری ہین اور شرک
ساری جہان کی مشرکون کا اسی توحید مین ہوتا ہے اور جب تک کوئی بندہ یہ اعتقاد
نکری کہ سوا اللہ کی کوئی معبود نہین ہی تب تک اوس کی توحید درست نہین ہوتی ہے

جو کوئی برخلاف اس عقیدے کے ہی وہی مشرک فی العبادت ہے رب کے
معنی یہ ہین کہ مالک و متصرف ہی ہر چیز کا اس سی ثبوت توحید ربوبیت کا ہوا
اس توحید کے ساری اہل شرک بہی قائل تہے یعنی وہ اللہ کو خالق رازق
مار جالم اعتقاد کرتے تہے اب جو کوئی کسی غیر اللہ کا تصرف زمین یا آسمان مین
بتای تو وہ مشرک فی التصرف ہوگا جس طرح کہ جہال اہل اسلام یہ اعتقاد
فاسد حق مین اولیا و قبور کے رکہتے ہین عالمین جمع ہے عالم کی عالم کہتے مین
کل ما سوا اللہ کو سو جو چیز اللہ کے سوا ہے فرشتہ ہو یا نبی انسی ہو یا جنی وغیر ذلک
وہ سب مربوب و مقہور و متصرف فیہ و فقیر و محتاج و نیاز مند ہی نیاز ہین
جس کی شان وحدہ لاشریک لہ ہے اور وہ غنی و صمد ہے کسی کا محتاج نہین
بلکہ سب اپنی وجود و بقا مین اوسکی حاجتمند ہین یہ حصر کہ مراد عالمین سے چودہ ہزار
عالم ہین ٹہیک نہین ہی اس لیی کہ اللہ تعالی کے عوالم کا حال سوا اللہ کے کوئی
نہین جانتا وما یعلم جنود ربك الا هو اس صیغہ جمع سے یہ بات ثابت ہی کہ
کل ما سوا اللہ کا رب یعنی پالنے والا رزق دینے والا تدبیر کرنے والا پیدا کرنیوالا
مارنیوالا جلانیوالا اللہ ہی خواہ وہ مخلوق ہمین معلوم ہو یا نہو اور حاضر و محسوس
ہو یا غائب و مخفی سوا اوس ذات کی نہ کوئی مستحق عبادت ہے اور نہ لائق تصرف
ولہذا بعد اس کی الرحمن الرحیم کہا ہے کیونکہ ربوبیت ایک شعبہ ہی رحمت کا یہی
رحمت اس امر کی مستحق ہے کہ وہ اپنی بندون کو پالی پرورش کری روزی دے

اون کی مرادین پوری کرے اون کی حاجتین برلائی اون کی بلائین ٹالے
اون کی حیات موت ونشور کا بندوبست رکھے سو یہ اللہ ہی کی شان ہے
نہ کسی مخلوق کی خواہ وہ مقبول بارگاہ خداوندی ہو جیسے ملائکہ وانبیای مرسلین
واولیا وشہدا وصالحین یا مردود درگاہ ہو جیسے شیاطین واوثان واصنام
وبہوت وپری واشجار واحجار وقبور وفساق وفجار وغیرہ پہر فرمایا مالک
یوم الدین اور ایک قرارت مین ملک آیا ہے اس سورت کی اول مین کہ فاتحہ
مصاحف ہی ذکر الوہیت وربوبیت وملک کا کیا جس طرح کہ آخر سور مصحف
قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس مین انہین ہر سہ اوصاف کو بیان
کیا ہی بالجملہ ان اوصاف کا ذکر مجموعا اول قرآن مین آیا ہے پہر آخر قرآن مین پس
اب جو بندہ اپنے نفس کا ناصح ہو اوس کو ضرور ہے کہ وہ اس جگہہ توجہ واعتنا کو صرف
کری اور بحث کرنے مین اس موضع سے بذل جہد فرمای اور جان لی کہ علیم خبیر نے
ان اوصاف کو اول قرآن پہر آخر قرآن مین جمع نہین کیا مگر اسی لیے کہ شدت حاجت
عباد کو طرف معرفت صفات مذکورہ کے معلوم کیا ہر صفت منجملہ ان صفات کی
ایک معنی جدا گانہ رکہتی ہے ایک معنی ایک صفت مین ہین اور دوسری صفت
مین دوسری معنے ہین جیسے یہ الفاظ محمد رسول اللہ خاتم النبیین سید ولد آدم
کہ یہان ہر وصف کی معنی غیر معنی وصف دیگر ہین سو جب یہ بات جان لی کہ اللہ
بمعنے الہ ہی اور الہ بمعنی معبود ہی پہر جس نے اللہ کو پکارا اور اوس کی نام پہ جانور ذبح کیا او

اوس کی نذر مانی تو اب وہ نبی گویا اللہ کو پہچان لیا اور سمجہہ لیا کہ یہ کام اوسی کی لیے چاہیین
اور اگر اس شخص نے کسی اور مخلوق کو طیب سے یا خبیث پکارا اور اوس کی لیے
جانور ذبح کیا گو وقت ذبح کے اللہ کا نام لیا ہو یا اوس کی منت مانی تو گویا اوسے
مخلوق کو اپنا اللہ یعنی معبود اعتقاد کیا اور معرفت اس شخص کی ویسی ہی ٹہیرے
جیسی کہ بنی اسرائیل کی معرفت تہی کہ اونہون نے گوسالہ کو پوجا سو گوسالہ ہر
عابد کا وہی ہے جو اللہ کی سوا اوس کا معبود ٹہیرا ہی شجر ہو یا حجر فرشتہ یا ستارہ
یا جن یا بشر یا قبر یا کسیکا حلیہ و مکان یا کوئی نشان و تہان لکن جب بنی اسرائیل
پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہم نے غیر اللہ کو پوجا تو وہ ڈر گئے اور جو ذکر قرآن مین
آیا ہے وہ کہنے لگی ولما سقط فی ایدیھم وراؤا انھم قد ضلوا قالوا لئن لم یرحمنا
ربنا ویغفر لنا لنکونن من الخاسرین اس جگہہ سی یہ بہی معلوم ہوا کہ شرک مین جہل
عذر نہین ہوتا ہے ہان توبہ سی شرک مٹ جاتا ہی جبکہ سچے دل سے کی ہو ورنہ
یہ بہی نفاق ہوتا ہے کہ ظاہر مین تو تائب ہوا اور باطن مین بدستور فاسق ہی
جس طرح کہ اس زمانی مین اکثر خلق کا حال اسی طرح ہی مصرع دل مین ہو یاد صنم
ہاتہہ مین قرآن ہو وہی ؞ رب کی معنی ہین مالک متصرف کے سوا اللہ تعالی ہر شے
کا مالک ہی اور اوسی کا تصرف ہر چیز مین چلتا ہے اور یہی حق ہے بت پرست
لوگ جن سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقاتلہ کیا تہا جس طرح کہ جابجا
ذکر اس قتال کا قرآن شریف مین آیا ہے وہ بہی اس کے قائل تہے کہ مالک

ہر شی کا اور متصرف ہر شی مین رب ہے کقولہ من یرزقکم من السماء والارض امن
یملک السمع والابصار الی قولہ افلا تتقون اب جو کوئی اللہ کو کسی مصیبت کی ٹلنی
اور کسی اڑے کام کی نکلنی کے لیے پکارے پہر کسی مخلوق کو بہی اسی کام کی لیے پکارے
خصوصا اپنی نفس کو طرف عبودیت مخلوق مذکور کے منسوب کرے مثلا یون کہے
فلان عبدک یا عبد علی یا عبد النبی یا عبد الحسین یا عبد الرسول یا عبد العزیز نام رکہے
ونحو ذلک تو اوس نے گویا اوس مخلوق کی ربوبیت کا اقرار کیا اور اس پکارنی مین
اپنی جان کو اوسکا بندہ وعبد ٹہیرایا اور اعتراف اپنی عبودیت کا واسطی اوس کے
کیا اور یہ اسی لیے کیا کہ وہ کوئی خیر لاوی اور کسی شر کو دور کری اور جب اپنا
نام عبد رکہا تو اوس مخلوق مدعو کو رب سمجہا اگرچہ اس بات کا اقرار نہین کیا ہی کہ
وہ رب العالمین ہے بلکہ بعض ربوبیت کا جحود کیا ہے اللہ اوس بندی پر رحم
کری جو اپنی جان کا خیر خواہ ہے اور ان مہمات کا تفطن کرتا ہے اور کلام اہل علم
اس بات کا شامل ہے کہ اونہون نی اس سورت کی تفسیر یون کی ہے یا نہین اس لیے
کہ علما صاحب صراط مستقیم مین یوم الدین کی تفسیر نزدیک جمہور مفسرین کے وہی ہے
جو خود اللہ تعالی نے قرآن مین فرمائی ہے وما ادراک ما یوم الدین ثم ما ادراک
ما یوم الدین یوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ جس نی اس تفسیر کے
معنی بوجہہ لیے اوس نی وجہ تخصیص ملک ہونے کی اوس دن مین معلوم کرلے
لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار حالانکہ اللہ تعالی ہر شے کا مالک ہی کیا یہ یوم اور

کیا غیر اس کا یہ وہ مسئلہ عظیم و کبیر ہے کہ اس کی شناخت سی دخول جنت نصیب
ہوتا ہی اور اس کی جہل سی دوزخ مین جانا پڑتا ہے بعض اہل علم نے فرمایا ہے
فیا لہا من مسئلة لو رحل الرجل فیها اکثر من عشرین سنة لم یوفها حقها یعنے
اگر کوئی شخص اس مسئلہ کی معلوم کرنے کے لیے بیس برس تک سفر کری تو بھی حق
اس مسئلے کا پورا نہو اب یہ معنی کہان اور اس معنی پر ایمان لانا کہان قرآن
پاک مین یہ صراحت اور حدیث شریف مین یہ ارشاد کہ یا فاطمة بنت محمد لا اغنی
عنك من الله شیئا اور یہہ صاحب بردہ یون کہین سے

ولن یضیق رسول الله جاهك بی — اذا الکریم تحلی باسم منتقم

فان لی ذمة منه بتسمیتی — محمدا وهو اوفی الخلق بالذمم

ان لم یکن فی معادی آخذا بیدی — فضلا والا فقل یا زلة القدم

اب شخص ناصح نفس خود ان ابیات مین ذرا غور کرے کہ ان کی معنی کیا ہے
بہتیرا ایک گروہ عباد کا مفتون ہی اور دعوی عالم ہونے کا رکھتا ہے اور اس
قصیدہ کی تلاوت کو قرآن عظیم کی تلاوت پر اختیار کرتا ہے بھلا کیا دل ایک
بندی کی تصدیق ان ابیات کی اور تصدیق اس قول خدا کی لا تملك نفس لنفس
شیئا والامر یومئذ لله اور اس حدیث کی یا فاطمة بنت محمد انقذی نفسك من النار
فانی لا اغنی عنك من الله شیئا مجتمع ہو سکتی ہے لا واللہ یہ اجتماع ہرگز نہین
ہو سکتا کیا کسی شخص کا دل اس بات کی گواہی دی سکتا ہے کہ موسی علیہ السلام و فرعون دونون

صادق تھی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابوجہل دونون حق پر تھے

واللہ ما استی یا ہولن بینلا فینا حتی تشیب مفارق الغربان

پس جس شخص نے اس مسئلی کو پہچان لیا ہے اور قصیدہ بردہ کو اور اوس کی
آشفتہ حالون کو بہی جان لیا ہے وہ اس امر کا بہی عارف ہی کہ اسلام غریب
ہوگیا ہی مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور اور وہ یہ بہی جانتا ہے کہ یہ عداوت
اون کی ہماری ساتھہ اور حلال کرلینا اونکا ہماری خون واموال وعورات کو
کچہہ تکفیر و قتال کی وجہ سے نہین ہے بلکہ آغاز اس تکفیر و قتال کا خود اون کے
طرف سے ہے وہ ہم سے ان آیات پر لڑتے ہین لا تدعوا مع اللہ احدا وقولہ
اولئك الذین یدعون یبتغون الی ربھم الوسیلة ایھم اقرب وقولہ لہ دعوۃ الحق
والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیٔ الخ سو یہ بعض معانی مالك یوم الدین
کے ہوی باجماع جمیع مفسرین اور خود بہی تفسیر اس جملہ کی قائل نے سورۂ اذا السماء
انفطرت مین فرمائی ہے جس طرح کہ اوپر گذر چکا ولاعطر بعد عروس ولبیس وراء
عبادان قریۃ دستور بہی ہی کہ ان الحق لا یتبین الا بالباطل ع وبضدھا
تتبین الاشیاء + ہم نی جو ذکر اس جگہہ کیا ہے تمکو چاہیے کہ تو دم بدم روز بروز
ماہ بماہ سال بسال اوسمین تامل کری تا دیتو ملت ابراہیم خلیل اور دین محمد جلیل
علیہما الصلاۃ والسلام علی الاجمال والتفصیل کا شناسا ہوجاوی اور تیر اشتر اونکی
ہمراہ ہوا ور دن جزا کی توحوض سے روکا نجاوی جس طرح کہ تارک ومانع اون کے

طریق کا روکا جایگا اور شاید تو دن قیامت کی صراط مستقیم سے گذر کر جائے
اور تیری پاؤن لغزش نکرین جس طرح کہ اون لوگون کے پاؤن ڈگ جائین گی
جو کہ راہ راست ملت ابراہیم علیہ السلام و دین قویم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اس جگہہ دنیا مین متزلزل ہو گئے ہین ؎ کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند * برفتند بسیار سرگشتہ اند
خلاف پیمبر کسی رہ گزید کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید
مپندار سعدی کہ راہ صفا توان رفت جز در پے مصطفےٰ
اب یہ چاہیے کہ بندہ ہمیشہ اس دعای فاتحہ کو ہمراہ حضور دل اور خوف و تضرع
و تذلل کی جناب اعلای واقدس خداوندی مین کیا کری اور ایاك نعبد و
ایاك نستعین کہی عبادت کہتے ہین کمال خضوع و خاکساری اور نہایت درجے
کی محبت و خوف و ذل کو مفعول کو اس جگہہ مقدم کیا ہے اور واسطی حصر و اہتمام
تام کی مکرر فرمایا ہے یعنی ہم سب کسیکو نہین پوجتے مگر تجھکو اور بہروسا نہین کرتی
مگر تجھپر ہی یکمال طاعت ہی اور تمام دین کا مرجع طرف انہین دو معنون کی ہے
پہلا جملہ تبری ہے شرک سی بانواعہ اور دوسرا جملہ تبری ہے اپنے حول وقوت
سے معنی ایاک نعبد کے یہ ہوئے ایاك نوحد یعنی ہم اپنے رب کی متعاہد ہین
اوس کی عبادت مین کسیکو شریک نہین کرتے ہین فرشتہ ہو یا پیغمبر پیر ہو یا شہید
جن ہو یا انس شیطان ہو یا کوئی نشان جس طرح کہ اللہ تعالی نے صحابہ کو فرمایا ہے
ولا یامرکم ان تتخذوا الملائکۃ والنبیین اربابا ایامرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون

اب اس آیت مین تامل کرکے حق ربوبیت کو پہچاننا چاہیے جس کو جہوٹی مسلمان نام کی ہین ہر کسی کی طرف منسوب کرتے ہین صحابہ اگر یہ کام ساتھ انبیاء و رسل کے کرتے تو بعد اسلام کے کافر ہو جاتی تو اب جو شخص کہ یہ کام مثلا ساتھ سالار مدار قطب صاحب وغیرہم کے کری بہلا وہ کیونکر کافر نہو گا بلکہ کافر سے بہی بدتر اسلیے کہ جو کام اہل جاہلیت نی ساتھ اصنام واوثان کے نہین کیے تھے وہ کام تو نام کی مسلمان جہوٹے کلمہ گو ساتھ اولیاء اور اون کی قبور کے کرتے ہین ان کو ریت پنتون پیر پرستون نی اون جہال زمانہ جاہلیت کے بہی کان کتر دیے

پدرم جنت جاوید بہ گندم بفروخت ناخلف باشم اگر من بجوی نفروشم

لفظ ایاک نستعین مین دوام مین ایک سوال اعانت کا طرف اللہ کے اور یہ توکل ہے دوسری تبرا ہے حول وقوت سی طلب کرنا اعانت کا طرف اللہ کی بسطرح کہ اوپر گذر چکا ہے کیونکہ نصف حصہ عبد کی ہے اہدنا الصراط المستقیم دعا ہی یہ ہے اور یہ حظ ہے بندی کا اللہ سے گویا بندہ بکمال تضرع و الحاح سے یہ سوال کرتا ہے کہ مجھکو تو یہ مطلب عظیم روزی کر کہ اس مطلب سی بڑھکر اور افضل تر کسیکو دنیا و آخرت مین کوئی مطلب نہین دیا گیا ہے جس طرح کہ اللہ نی اپنے رسول پر بعد فتح کی یہ منت رکہی ہے اور فرمایا ہے ویہدیک صراطا مستقیما مراد ہدایت سے اس جگہہ ارشاد و توفیق ہے اب بندہ اپنی ضرورت مین طرف اس مسئلی کی تامل کرے کیونکہ یہ ہدایت متضمن ہے علم نافع و عمل صالح کو بر وجہ استقامت و کمال و ثبات یہان تک کہ اللہ سی جا ملی صراط کہتے ہین کہلی ہوئی سیدہی راہ کو جسمین

کوئی کجی نہو مراد اس راہ سی وہ دین ہی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
نازل ہوا ہے یہ دین عبارت ہے اتباع کتاب وسنت سی پس جو امر خلاف
اس اتباع کی ہے وہ کج ہی نہ راست اگر یہ کجی عقیدی مین ہے تو شرک ہے
اور اگر عمل مین ہے تو بدعت ہی یہ سیدہا رستہ ایک ہی ہے اور باقی جتنی رستے
مین سوا اس کی وہ سب کج اور صراط مستقیم سی منحرف ہین و لہذا حدیث مین آیا ہی
کہ شرک کی ستر در ہین اور بدعت کی بہتر ابن مسعود کہتے ہین حضرتؐ نی ایک لکیر
کہینچی پہر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے پہر اور لکیرین کہینچین داہنی بائین اوس پہلی
لکیر کے اور فرمایا یہ راہین ہین ہر راہ پر ان مین سے ایک شیطان ہے جو انسان
کو طرف اوس کی بلاتا ہے اور یہ آیت پڑہی ان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ
ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذلکم وصاکم بہ لعلکم تتقون رواہ احمد
والنسائی والدارمی اس حدیث مین اتباع کتاب وسنت کو صراط مستقیم فرمایا ہے
اور سبل کو شرک وبدعت اور اون کی پیروی سے نہی فرمائی ہے اصل نہی مین
تحریم ہے جس طرح کہ اصل امر مین وجوب ہی اب جو کوئی حضرتؐ کی نہی پر چلی اور
آپ کی امر کو ترک کری تو وہ شخص صریح گمراہ ہے اور صراط مستقیم سے منحرف لہذا
بہتر فرقون کو جو سبل مین داخل ہین ناری فرمایا ہے اور سالکین صراط مستقیم کو
ناجی ٹہیرایا ہے اور کہا ہی کہ فرقۂ ناجیہ وہ ہے جو میری اور میری اصحاب کی راہ
پر ہے یہ راہ وہی صراط مستقیم ہی جس کی وصیت اللہ نی آیت مذکور مین فرمائی ہی

اور سورۂ فاتحہ مین ہم کو طریقہ اوس کی سوال کرنیکا سکھایا ہے صراط الذین
انعمت علیہم مراد منعم علیہم سے اس جگہہ یا تو اگلی انبیا اور اون کی اصحاب باصفا
ہین جو خالص توحید پر گذری ہین اور توحید الوہیت و ربوبیت کے قائل فاعل
تھے یا ہماری حضرتؐ اور اون کی اصحاب عالی جناب ہین جو قرآن و حدیث کی
ہمیشہ تابع و متبع رہے اور اس سیدہی راہ سے دائین بائین نہین ہوئی سو بندہ
ہمیشہ ہر رکعت نماز مین اللہ سی یہ سوال کرتا ہے کہ مجھی اون کی راہ دکہا اور بندی
پر فرض ہی کہ وہ اللہ کی تصدیق کری اس بارے مین کہ یہ راہ جس کی سوال کرنیکی
ہم کو ہدایت کی ہے یہی سیدہی راہ ہی اور جو طریق و علم یا عبادت برخلاف اس راہ کی
ہے ہی رہ مستقیم نہین ہی بلکہ معوج ہے اور خطوط یمین و شمال مین ہر خط پر ایک
شیطان موجود ہی جو طرف اوس راہ کج کے اسکو بلاتا ہے یہ پہلا واجب ہی
اس آیت کا یہ اعتقاد بندی کو دل سی رکہنا چاہیے اور فریب شیطان سے
بچے کہ مجملاً اعتقاد لائی اور تفصیل کو ترک کر دی کیونکہ اکثر اہل ردت یہ اعتقاد
رکھتی ہین کہ حضرتؐ حق پر ہین اور حضرتؐ کا مخالف باطل پر ہے پہر جب ایسی چیز
سامنے اون کی آتی ہے جس کو وہ نکاہی نہین چاہتا تو پہر وہ مصداق اس آیت
کے ہو جاتے ہین فریقا کذبوا و فریقا یقتلون یہ اعتقاد انکا مثل اعتقاد اہل شرک کے
ہے کہ خدا کو رب و خالق و رازق و متصرف جانتے ہین لیکن جب اون سی کہو کہ تم
سوا اللہ کی کسیکی عبادت نکرو کہ یہی شرک ہی تو قبول نہین کرتے اسی طرح اکثر لوگ

یہ کہتے ہین کہ قرآن وحدیث پر ہمارا ایمان ہی لیکن جب وقت امتحان کا آتا ہی تو
قرآن وحدیث کو چھوڑکر تیری میری بات کی سند پکڑتے ہین اسی کا نام تقلید
واتخاذ ہوی ہے ولہذا اللہ تعالی نی تقلید کو اہل شرک وکفر سے حکایت کیا ہے
اور ہوی کو معبود وصاحب ہوی ٹھیرایا ہے افرأیت من اتخذ الٰہہ ھواہ اور جس کسی
شخص کا معبود سوا اللہ کی ہے وہی ہے مشرک ہی اور راہ راست سی منحرف ہے

جاء الرسول بہ لقول فلان | فالکفر لیس سوی العناد ورد ما
قد قالہا فتبوء بالخسران | فانظر لعلات ھکذا دون التی

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین مراد اون لوگون سے جنپر غصہ ہوا وہ علما ہین
جنہون نے اپنے علم پر عمل نہ کیا اور مراد اون سی جو گمراہ ہو گئے وہ لوگ ہین جو
عمل بلا علم کے کرتے ہین اول صفت یہود کی ہے اور ثانی صفت نصاری کے
ولہذا سفیان بن عیینہ نے کہا ہی من فسد من علمائنا ففیہ شبہ من الیہود و
من فسد من عبادنا ففیہ شبہ من النصاری بہت سی لوگ جب تفاسیر مین دیکھتی
ہین کہ یہود مغضوب علیہم ہین اور نصاری ضالین تو جاہل آدمی کو یہ گمان ہوتا ہے
کہ یہ آیت اونہین کے ساتھہ خاص ہی حالانکہ رب نی اوسپر یہ بات فرض کی ہے
کہ وہ یہ دعا کری اور ان صفات والون کے طریق سے پناہ مانگے سو کیسی ہو سکتا
ہے کہ اللہ تعالی تو اوس کو یہ دعا سکھای اور اوسپر یہ سوال کرنا فرض کرے لیکن مراد
حذر کرنا اوس کا ان کی افعال سی نہو یہ تو بالکل بدگمانی ہے ساتھہ اللہ کی بلکہ مطلب اللہ کا

اس تعلیم سے یہی ہے کہ مومن اعتقاد و اعمال و اقوال و حرکات و سکنات و احوال سے ان دونون فرقہ مغضوب و گمراہ کے حذر کری اور اونکی مشابہت سے ہزار کوس بہاگی اس لیسے کہ قرآن مین فرمایا ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم اور حدیث شریف مین آیا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم اب دیکہو کہ حذر کرنا تو کجا جو شخص ان کو یہ بات کہتا ہی کہ تم مطابق مضمون فاتحہ کے عمل کرو یعنی موحد بن جاؤ اور صراط مستقیم اتباع کتاب و سنت پر چلو اور طریقہ مخالفین دین اسلام کو چہوڑو اور تقلید جہال سے بہاگو اور نصوص قرآن و حدیث کو پکڑو اور محدثات امور سے بچو اور انواع شرک و اقسام بدعت سی دور رہو تو یہ خود اوسی بچاری ہادی الی اللہ اور مرشد و ہادی کو گمراہ سمجہتے ہین اور مبتدع جانتے ہین بلکہ اوس کی تکفیر کرتی ہین

یا فرقۃ جہلت نصوص نبیہا وقصودہ وحقائق الایمان

فتبعی اہلی اتباعہ وجنودہ بالبغی والتکفیر والطغیان

للہ حق لا یکون لغیرہ ولعبدہ حق ھما حقان

لا تجعل الحقین حقا واحدا من غیر تمییز ولا فرقان

آمین فاتحہ مین داخل نہین ہے لیکن تامین ہے لفظ معنی دعا یعنی ای اللہ تو ہماری اس ثنا و دعا کو قبول فرما سو جاہل کو یہ بات بتا دینا چاہیے تاکہ وہ اس لفظ کو کلام نہ سمجہ لی بالجملہ سورہ فاتحہ مین کئی مسائل مین ایک ایاک نعبد وایاک نستعین اسمین توحید خالص ہے دوسرا مسئلہ اہدنا الصراط المستقیم ہی اس مین

متابعت حق ہے تیسرا ارکان دین سے حب و رجا و خوف سو حب جملہ اولی مین ہے
الحمد للہ رب العالمین اور رجا جملہ دوم مین الرحمن الرحیم اور خوف جملہ سوم مین
مالک یوم الدین چوتھا ہلاک ہوتا ہے اکثر لوگون کا جہل مین آیہ اولی سی یعنی استغراق
الحمد للہ کا اور استغراق ربوبیت عالمین کا پانچوان بیان ہی اول منعم علیہم اور اول
اہل غضب و ضلال کا چھٹا ذکر ہی منعم علیہم کا بطور کرم و حمد ساتوان ظہور قدرت
و مجد کا ہی ذکر مغضوب علیہم و لا الضالین مین آٹھوان دعای فاتحہ ہے ہمراہ
اس قول کی کہ قلب غافل کی دعا قبول نہین ہوتی ہے ؎

حسن دعای تو گر مستجاب نیست مرنج | ترا زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند

نوان جملہ یہ ہی صراط الذین انعمت علیہم آمین دلیل ہی حجیت اجماع پر اگر وجود
اوسکا ہو دسوان مسئلہ ہلاک ہی انسان کا جبکہ وہ طرف اپنے نفس کے حوالہ
کر دیا جای گیارہوان مسئلہ نص ہی توکل پر جبکہ انسان اپنے اوپر بھروسا کر بیٹھے
بارہوان مسئلہ تنبیہ ہی بطلان شرک پر تیرہوان مسئلہ تنبیہ ہی بطلان بدع پر چودہوان
مسئلہ آیات فاتحہ مین انسان اگر اس سورت کی ہر آیت کو بخوبی سمجھی توفیقہ
کامل ہو جای اہل علم نے ہر آیت کی معنی مین ایک تصنیف مفرد کی ہی ف
احادیث مین جو ترغیبات بابت قرارت قرآن و تلاوت و تعلم و تعلیم کتاب اللہ کے
آئی ہین اور وہ بہت کثرت سی ہین سو وہ سب تلاوت و تعلم و تعلیم فاتحہ پر بھی
مترتب ہوتی ہین اس لیے کہ فاتحہ اللہ کا کلام ہی اور افضل و اجمع کلام ہی لہذا

بالخصوص فضائل اس سورت مبارکہ کے آئے ہین حدیث ابو سعید بن المعلے مین
فرمایا ہی ھی السبع المثانی والقرآن العظیم الذی اوتیتہ رواہ البخاری وابوداود
والنسائی وابن ماجۃ اطلاق لفظ قرآن عظیم کا اس سورت مختصر پہ دلیل ہے کمال
عظمت پر اس کلام عالی مقام کی اُبی بن کعب سے فرمایا تھا والذی نفسی بیدہ
ما انزل فی التوراۃ ولا فی الانجیل ولا فی الزبور ولا فی الفرقان مثلھا وانھا سبع
من المثانی والقرآن العظیم الذی اعطیتہ رواہ الترمذی وقال حدیث حسن
صحیح ورواہ ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحیھما والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم
یہ حدیث نص قطعی ہے عظمت پر اس سورت کی اس لیے کہ اول حضرتؐ نے قسم
کھائی واسطے تاکید امر مابعد کی اور حضرتؐ کی قسم بلا شک و شبہہ سچی ہے پہر اوسکو
ہر چہار کتب آسمانی سے بہتر ٹہیرایا کیونکہ یہ کہا کہ اس جیسی سورت فاضلہ جامعہ
کسی کتاب سابق مین نہین اوتری حتی کہ قرآن مین بہی اس جوڑ کی کوئی سورت
دربارہ اپنی معانی خاصہ کی نہین ہے اس سی زیادہ اور کیا مبالغہ ہوسکتا ہے
کہ یہ جز کل سی بڑہکر ٹہیرا اور خود اس مقدار قلیل کو قرآن عظیم فرمایا ہی مثانی اس لیے
کہا کہ یا تو یہ دو بار اوتری ہی ایک بار مکے مین اور بار دیگر مدینے مین سو یہ تثنیہ
نزول بجا ہی خود ایک دلیل قوی ہے اس کی فضیلت و شرف پہ یا یہ ہر نماز مین
بار بار پڑہی جاتی ہے حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے ایک شخص سے جو قریب
آپ کی سفر مین اوترا تھا فرمایا الا اخبرک بافضل القرآن قال بلی فتلی الحمد للہ رب العالمین

رواہ ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم اس جگہہ اس سورت کو
افضل قرآن ٹہیرایا ہے و لبد الحمد اور حدیث ابوہریرہ کی جسمین کہ یہ کہا تہا
نصفہا لی ونصفہا لعبدی پہلی گذر چکی ہے اور وہ حدیث قدسی ہے ابن عباس
کہتے ہین حضرت جبریل پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹہے تہے کہ انہون نے
ایک آواز اوپر سے سنی جبریل نے کہا یہ ایک دروازہ ہے آسمان کا جو آج کہلا ہے
پہلے کبہی نہین کہلا تہا پہر ایک فرشتہ اوس دروازے سے اوترا کہا کہ یہ فرشتہ
کبہی زمین پر نہین آیا تہا مگر آج کے دن اوس فرشتے نے سلام کیا اور کہا ابشر بنورین
اوتیتہما لم یؤتہما نبی قبلک فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ لن تقرأ بحرف
منہما الا اعطیتہ رواہ مسلم والنسائی والحاکم وقال صحیح علی شرطہما **ف**
حدیث ابوہریرہ مین رفعا آیا ہے کل امر ذی بال لا یبدأ فیہ ببسم اللہ فہو اجذم
رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ یعنی جس عمدہ کام کو بسم اللہ سے شروع نہین
کرتے ہین وہ بے برکت ہو جاتا ہے اور ابن عمر رفعا کہتے ہین کان جبریل اذا جاء
بالوحی اول ما یلقی بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ الدارقطنی یہ دلیل ہے اس بات پر کہ
بسملہ ایک آیت مستقل ہر سورت کی ہے شعبی نے کہا بسملہ اسم اعظم ہے بخاری کا نفع جابر
سے یہ ہے اسم اللہ الاعظم ہو اللہ الا تری انہ فی جمیع القرآن یبدء بہ قبل کل اسم
علی مرتضی کہتے تہے جب تو کسی ورطے مین پڑے تو بسم اللہ الخ اور حول کہہ اللہ جو
انواع بلا یا چاہتا ہے وہ اس کہنے کے سبب سے دور کر دیتا ہے رواہ ابن السنی

والسیوطی عن ابن عباس بنحوہ مطولا اور در بارۂ سورۂ فاتحہ صحیحین میں آیا ہی وما
یدریک انہا رقیۃ اور بعض روایات مین فرمایا ہے شفاء من کل داء حدیث
معقل بن یسار مین یون آیا ہے کہ فاتحہ مجھی زیر عرش سے دیگئی ہے رواہ الحاکم
وقال صحیح الاسناد کتاب الداء والدوا مین بیان رقیہ کا ساتھہ فاتحہ کے لکھا گیا
ہے وللہ الحمد ایک جماعت اہل علم نے تفسیر فاتحہ کی مستقل طور پر لکھی ہے اور بعض نے
مسائل علوم کثیرہ اوس سے استخراج کیے ہین کتاب منازل السائرین اور اوس کی
شرح مدارج السالکین اور رسالہ تجرید التوحید المفید للمقریزی گویا تفسیر فاتحہ ہین
صاحب کتاب دین خالص وغیرہ نے تیس مواضع بین اس سورت سے توحید پر استدلال
کیا ہے وللہ الحمد اس جگہہ یہ بیان اس سورت کا علاوہ اوس بیان کے ہے جو کہ
فتح البیان اور ترجمان القرآن مین لکھا گیا ہے

در بند آن مباش کہ مضمون نماند دات | صد سال میتوان سخن از زلف یار گفت

غرضکہ پہلی بسم اللہ توحید کی ہی بسملہ و فاتحہ ہی جس نے اس کے معنے سمجھ کر عمل
کیا تو وہ موحد خالص ہوا اور ناجی ٹھیرا اور جس نے برخلاف اس کی عقیدہ و عمل
رکھا وہ مشرک یا بدعتی ہوا اللہم احفظنا ٥

کن کیف شئت فان اللہ ذو کرم | وما علیک اذا اذنبت من باس
الا اثنتین فلا تقرب بھما ابدا | الشرک باللہ والایذاء للناس

سورۂ کافرون

اس سورت شریف کو حدیث ابن عمر مین برابر ربع قرآن کے ٹہیرایا ہے اخرجہ محمد
بن نصر والطبرانی نوفل بن معاویہ اشجعی نے کہا تہا ای رسول خدا مجہی کچہہ سکہا دو
کہ مین بستر پر جا کر پڑہا کرون فرمایا کافرون پڑہکر سو یا کرکہ یہ برات ہی شرک
سی اخرجہ احمد واہل السنن ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ فرمایا کیا مین تمکو ایک کلمہ
نہ بتا دون جو تمکو اشراک باللہ سی نجات دی تم سورۂ کافرون وقت سونے کے
پڑہا کرو اخرجہ ابو یعلی والطبرانی حدیث زید بن ارقم مین رفعا آیا ہے جو ملا
اللہ سی یہ دو سورتین لیکر اوسپر کچہہ حساب نہین کافرون وقل ہو اللہ احد اخرجہ ابن
مردویہ وجہ اس کی یہ ہے کہ ان دونون سورتون مین ذکر اخلاص توحید اور
رد شرک کا ہے اس لیے جو کوئی مطابق ان کی عقیدہ رکہیگا اور عمل کرکے اللہ سے
ملیگا تو اللہ اوس کی مغفرت کریگا ولہذا زید بن حارثہ سے فرمایا تہا کہ جب تو بستر
پر آئی تو ان دونون سورتون کو آخر تک پڑہ لی کہ یہ برات ہے شرک سی پڑہنا
ان دونون سورتون کا سوتے وقت اس لیے ارشاد کیا کہ اگر اوس رات مین مرجائیگا
تو موحد مریگا شرک سی بری رہیگا وللہ الحمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد
ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین تو کہہ ای منکرو مین نہین
پوجتا جسکو تم پوجو اور نہ تم پوجو جسکو مین پوجون اور نہ مجہکو پوجنا جسکو تم نی پوجا

اور نہ تمکو پوجنا جس کو مین پوجون تم کو تمہاری راہ اور مجھکو میری راہ موضح قرآن
مین کہا ہے یعنی تم نے ضد باندہی اب سمجہانا کیا فائدہ جب تک اللہ تعالی
فیصلہ کری انتہے ابن کثیر نے کہا یہ سورت بیزاری ہے اوس عمل سے جو مشرک
کرتے ہین اسمین حکم ہے اخلاص توحید کے اختیار کرنیکا لفظ کافرون شامل ہی ہر
کافر کو جو روی زمین پر ہے اگرچہ مخاطب اول اس خطاب و مواجہت کی کفار قریش
تہے کہا ہے کہ وہ حضرت کو اپنی جہل سے یہ کہتے تہے کہ ایک سال تم ہمارے
بتون کو پوجو ایک سال ہم تمہاری معبود کو پوجین گی اوسپر یہ سورت اوتری اللہ
نے فرمایا ای پیغمبر تم ان کی دین سے بالکل بیزار ہو جاؤ اور کہدو کہ جسکو تم پوجتی ہو
یعنی اصنام و انداد و اوثان مین اون کو ہرگز نہین پوج سکتا اور نہ جسکو مین پوجتا
ہون یعنی اللہ وحدہ لاشریک لہ تم اوس کو پوجو گی پہر دوبارہ یہی فرمایا کہ مین عبادت
مین تمہاری راہ پر نہین چل سکتا اور نہ تمہارا مقتدی ہو سکتا ہون مین تو اللہ کے
عبادت مطابق اوس کی رضا و محبت کے کرتا ہون اور کرونگا تم اوس کی حکم و شرع
کی اوس کی عبادت کرنے مین پیروی نہین کرتے بلکہ تم نے اپنے جی سے
ایک نئی چیز نکالی ہے کما قال تعالی ان یتبعون الا الظن وما تھوی الانفس ولقد
جاء ھم من ربھم الھدی پس حضرت نے اون کی ساری اعمال سے تبرا کیا کیونکہ
عابد کو ایک معبود درکار ہوتا ہے جس کی وہ عبادت کری اور اوس کی راہ پر چلے
چنانچہ رسول اور اتباع رسول اللہ تعالی کو موافق اوس کی شرع کی پوجا و لہذا

کلمۂ اخلاص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے یہی معنی ہین کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہو اور نہ سوا اوس کی راہ کی جو رسول لائے ہین کوئی راہ ہو رہنے مشرک و کافر سو عابد غیر اللہ ہین جس کا اللہ نے حکم نہین دیا و لہذا حضرتؐ نے اون سے کہدیا کہ تمہارا دین تمہاری لیے ہے اور ہمارا دین ہماری لیے کما قال سبحانہ و تعالی وان کذبوك فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریٔ مما تعملون اور فرمایا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم بخاری نے کہا یعنی تم کو تمہارا دین کفر ہے اور مجھکو میرا دین اسلام بعض نے کہا اس آیت کے یہ معنی ہین کہ مین اس دم نہین پوجتا جو تم پوجتے ہو اور نہ مین باقی عمر اپنی مین تمہاری بات مانون اور نہ تم اوسکو پوجوگے جس کو مین پوجتا ہون یہ وہی لوگ ہین جن کی حق مین فرمایا ہے ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیك من ربك طغیانا وکفرا امام شافعی وغیرہ نے لکم دینکم ولی دین سے اس بات پر استدلال کیا ہی کہ کفر ملت واحدہ ہی یہود نصاری سے اور نصاری یہود سے یہ ملت اخذ کی ہے کیونکہ ان دونون کے آپس مین یا نسب یا حسب ہی جس کی وہ متوارث ہوتے ہین غرضکہ اسلام کے سوا جتنے ملل ونحل وادیان و مذاہب ہین بطلان مین سب مثل ایک چیز کے ہین حافظ ابن القیم نے بدائع الفوائد مین اس آیت کی نیچے دس مسئلے لکھے ہین اور کہا ہے کہ نفی محض اس سورت عظیمہ کا خاصہ ہی اس لیے کہ یہ سورت برارت ہے شرک سے جس طرح کہ حدیث مین آیا ہے مقصود اعظم اس سے یہی بیزاری مطلق ہے درمیان موحدین و

مشرکین سے و لہذا واسطے تحقیق برات کے جانبین مین حرف نفی لایا گیا ہی حالانکہ
صریحاً متضمن اثبات ہی یعنی لا اعبد ما تعبدون برات محض ہے ولا انتم عابدون
ما اعبد اثبات معبود برحق ہے جس کی عبادت سے یہ مشرکین بری ہین پس
یہ سورت بسبب اس تضمن معنے نفی و اثبات کی مطابق قول امام الحنفاء کے ہے
اننی براء مما تعبدون الا الذی فطرنی اور موافق فرقۂ توحید کے بھی ہے واذ
اعتزلتموهم وما یعبدون الا الله و لہذا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونون
سورتون کو سنت صبح و مغرب مین پڑھتے تھے اس لیے کہ یہ سور اخلاص ہین اور
مشتمل ہین ہر دو نوع توحید پر جن بغیر کسی بندے کی نجات و فلاح نہین ہو سکتی
ہے وہ دو نوع یہ ہین ایک علم و اعتقاد اللہ کی تنزیہ کا شرک و کفر و ولد و والد
سے کیونکہ اللہ احد صمد لم یلد ولم یولد ہے دوسری نوع توحید کی قصد و ارادہ ہے
کہ سوا اللہ کے کسی کی عبادت مقصود و مراد نہو اور کسیکو اوس کی عبادت مین
شریک نکرے بلکہ نرا اکیلا اللہ ہی معبود ٹھیرے سو یہ سورت اس مقصد محمود پر بخوبی
مشتمل ہے اور غرض تکرار عبارت سے تاکید و قطع طمع کفار ہے اجابت رسول
سے مراد دینہی یہ ہی کہ تم کفر و شرک پر راضی ہو اور مین توحید و اسلام پر راضی
ہون یا تم کو تمہارے عمل کی جزا ملیگی اور مجھکو میرے عمل کی اس لیے کہ دین بمعنے
جزا بھی آتا ہے کا تدین تدان جسنے کہا کہ یہ آیت یا یہ ساری سورت منسوخ ہے
اوس نے غلطی کی بلکہ یہ سورت محکم ہے اسمین دخول نسخ کا محال ہے یہ تو موکد اخلاص توحید

ہی ولہذا اس کو سورۂ اخلاص کہتی ہین اور اسمین برارت محض ہے شرک وکفرسی
یعنی مین ہرگز تمہاری موافقت نکرونگا اس لیی کہ تمہارا دین بالکل باطل ہے
اور وہ تمہاری ساتھہ مختص ہے میری شرکت اوسمین یعنی جیسا اورتم اس دین حق
مین میری شرکت نہین کرتے ہو تو یہ نہایت درجی کی برارت ہوئی اقرار کہان
ہے جس کی بنیاد پر نسخ کہا جائی یا تخصیص ٹہیری یہی حکم اوس برادت کا ہے جو
درمیان اتباع رسول واہل سنت اور درمیان اہل بدع وضلال کے ہے خلفاء
وذریت رسولؐ نی بہی مشرکین وکفار سے یہی بات کہی تہی لکم دینکم ولنا دیننا
اس سی یہ لازم نہین آیا کہ اونہون نے اون کو اون کی بدعت پر مقرر رکہا تہا
بلکہ اس کہنے مین اپنی برادت کا اظہار کیا تہا معہذا وہ مشرکین پر جہاد کرتی تہی
اور مبتدعین پر رد فرماتے انتہی ما قالہ ابن القیم ملخصاً اب جو مسلمان معنی اس
سورت کی بخوبی سمجہ لیگا وہ شرک وعبادت غیر اللہ سے بری ہو جائیگا اور جسنے اس
سورت کو پڑہا او سمجہا اور موافق اس کی عمل نہ کیا اور اعتقاد نر کہا تو وہ منافق
ہے یا مشرک کافر اوس کا ظاہر موافق باطن کے نہوا عیاذاً باللہ

سورۂ قل ہو اللہ احد

اس سورت کی نام بہت ہین مشہور نام اسکا سورۂ اخلاص ہے ان نامون کو خطیب
نے ذکر کیا ہے کثرت نامون کی دلیل ہے شرف مسمی پر اس سورت مین توحید
کی صراحت اور بت پرستون پر رد اور قائلین تثنیہ وتثلیث پر انکار ہے یہ سورت

چار یا پانچ آیت ہی بعض نے کہا مکی ہی اور بعض نے کہا مدنی ہے ابی بن کعب
کہتے ہین مشرکون نی حضرتؐ سے کہا تھا کہ ای محمد تم ہمکو نسب اپنی رب کا بتاؤ اوسپر
اللہ نی یہ سورت نازل کی جو شئی پیدا ہوتی ہے وہ مرتی ہے اور جو مرتی ہے وہ
موروث ہوتی ہی اللہ تعالی نہ مری اور نہ کوئی اوسکا وارث بنی اللہ کا کوئی شبیہ و
عدیل نہین ہے لیس کمثلہ شئ رواہ احمد والبخاری فی تاریخہ وابن قتیبۃ والحاکم
وصححہ اس کو ترمذی نی بہی ابو العالیہ سے مرسلا روایت کیا ہے اور ذکر ابی بن
کعب کا نہین کیا اور کہا کہ یہ اصح ہے جابر کہتے ہین ایک اعرابی نے آکر حضرتؐ سی
کہا انسب لنا ربک اوسپر یہ سورت آئی اخرجہ الطبرانی والبیہقی وابو نعیم وغیرہم
وحسن السیوطی اسنادہ ابن مسعود کا لفظ یہ ہی کہ قریش نی حضرتؐ سی کہا انسب لنا ربک
اوسپر یہ آیت نازل ہوئی اخرجہ ابو الشیخ والطبرانی دوسرا لفظ ابن عباس کا یہ ہے
کہ یہود پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئی اونمین کعب بن اشرف وحیی
بن اخطب بہی تھا اونی کہا یا محمد صف لنا ربک الذی بعثک اوسپر اللہ نی یہ
سورت بہیجی رواہ البیہقی معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نی بیان اپنے نسب کا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر نچہوڑا بلکہ خود متکفل اس بیان عظیم الشان رفیع المکان کا ہوا اب جو کوئی
ہم سی پوچہی کہ تمہاری رب کا نسب یا وصف کیا ہے تو ہم کو چاہیے کہ ہم بہی یہی
اوصاف اوس کی جو اس سورت مین آئی ہین بیان کر دین اور اپنی طرف سی
کوئی عبارت مبتدع نہ نکالین جس طرح کہ متکلمین اسلام نے واسطی شناخت رب العالمین کے

الفاظ جدیدہ ایجاد کیے ہین اور الفاظ نصوص چھوڑ دیے مثلاً کتب عقائد مین تعریف
معبود برحق کی یون کرتے ہین کہ وہ نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ متحیز نہ متبعض
نہ داخل عالم نہ خارج عالم نہ جہت مین ہی نہ عرش پر ونحو ذلک حالانکہ ان الفاظ
کی موافق عقیدہ رکھنے مین کبھی تو انکار نصوص صریحہ محکمہ کا لازم آتا ہے اور کبھی
گرفتاری بدعت مین ہوتی ہے اس لیے کہ جب یہ الفاظ اور یہ خوض صحابہ و
تابعین وتبع تابعین سے ثابت نہین ہے اور یہ عبارت بمقابلہ نص قرآن کے
واسطے تنزیہ کے بنائی گئی ہے تو سراسر محدث وبدعت ہولی گو معنے اوس کے
کچھہ منافی تنزیہ کے ہنون اور استوار حمن کا عرش پر بنص قرآن وادلہ سنت
مطہرہ جو حد تواتر معنوی بلکہ لفظی کو پہونچ گئے ہین ثابت ہے تو پھر نفی استوا
کی مثلاً اگر انکار آیہ الرحمن علی العرش استوی نہین ہے تو پھر کیا ہے اسی طرح علو
خدا کا خلق پر بوجہ استوار کی اور مبائن ہونا اوسکا ساری مخلوق سی بذات خود
براہین کتاب وحدیث سی ثابت ہی پھر نفی جہت علو کی یعنی جبہ مانا کہ لفظ جہت
کا کسی آیت یا خبر مرفوع مین نہین آیا ہے اور سلف نی ساتھہ اوس کی تکلم نہین
کیا لکن علو علی اعلی تو بہر حال منصوص قرآن وحدیث ہی انکار جہت سے انکار
علو کا لازم نہین آتا ہی ہان اگر کوئی قائل علو کا ہے مگر لفظ جہت نہین کہتا تو وہ عامل
بالحدیث ہے اسی طرح جو اسما حسنی سوای الفاظ سورۂ اخلاص کے کتاب اللہ
اور سنت مطہرہ مین آئی ہین وہ واسطے شناخت حق تعالی کی کفایت کرتے ہین

جیسی علیم سمیع بصیر قدیر رحیم کریم غفور قہار ونحوہا اور ہم کو حکم ہے کہ ہم اللہ تعالی کو
اوس کی اون ناموں سی پکارین قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی
یہ ایک قسم کی اوصاف ہین اور دوسری قسم کی وہ وصف ہین جو ہم جنس استوا ہین یا
جیسی ید وعین وقدم ونحوہا یہ بھی بہت سے صفات ہین بیہقی نی کتاب الاسماء
والصفات اسی باب مین استقرار کرکے لکہی ہے اور کتاب الجوائز والصلات بہی
ان اسماء وصفات پر مع معانی کی مشتمل ہی سو یہی اسماء وصفات واعلی معرفت
وشناخت اللہ تعالی کی کفایت کرتے ہین ان کی سوا جس قدر عبارتین اور لفظین
اہل کلام نی نکالی ہین وہ سب بدعت محض ہین ممکن نہین ہے کہ اونکا قائل ومعتقد
خلل اعتقاد وعمل سی محفوظ رہ سکی رہی یہ بات کہ بعض ان الفاظ صفات سے ظاہر
مین تشبیہ یا تمثیل یا تجسیم نکلتی ہے سو علاج اس ظاہر کا اس کلمہ اجمالی سی ہو جاتا
ہے لیس کمثلہ شیء ولم یکن لہ کفوا احد اور جو صفات ایسے ہین جن کو سلف نے
متشابہات مین رکہا ہی جیسے قرب ومعیت ونحوہا وہان اوسی قدر کافی ہے کہ
موافق ظاہر ان الفاظ کی ایمان لائی اپنی عقل وخوض کو دخل ندی اور اللہ تعالی کو
جملہ صفات مخلوقین سے منزہ جانی اور کسی جگہہ بہی کوئی تاویل نکری کیونکہ یہ تاویل
سلف سی ماثور نہین ہے بلکہ ایک شعبہ ہے تکذیب کا بڑی گمراہی بہتر فرقون کی
اسی جگہہ سے ہوئی کہ اونہون نی اپنی اوقات خوض مین ان صفات اور اونکی
کیفیات مین ضائع کی اگر مجرد ایمان لانی پر اکتفا کرتے اور تاویل بارد وتوجیہ کاسد

مین نہ پڑتی تو خاصی موحد مخلص ہو جاتی ولکن جب اونہون نی ما انا علیہ واصحابی
پر عمل نہ کیا اور اون کی دل مین زیغ تہا تو وہ درپی تتشابہات مکے ہو گئی اور صراط
مستقیم سی دور جا پڑی اور محکمات کو بہی ماول ٹہیرادیا حالانکہ رد متشابہات کا
طرف محکمات کی چاہیے تہا نہ بالعکس بالجملہ جو مسلمان اپنی دین پر بخیل ہو اور یہ چاہے
کہ وہ دنیا مین ایمان سے رہے اور ایمان ہی پر مرے اوسپر واجب ہے کہ وہ اللہ
تعالی کو اوس طرح پر پہچان رکہے جس طرح کہ خود اوسنی ہمین اس سورہ مبارکہ
مین اور جا بجا دیگر آیات قرآن مین آپ کو پہچنوایا ہے اور اوس کی رسول نے
اوس کی اوصاف اپنے سنن و احادیث مین ذکر فرمائے ہین اور اللہ کی عبادت
مین کسیکو صنم ہو یا وثن شریک نکری اور گمان پرست پیرپرست گورپرست کوب
پرست وغیرہا نہ بنے تب کہین وہ موحد خالص اور لائق مغفرت کی ہو گا ورنہ
مشرک کی لیے حکم خلود نار کا ہے اسی طرح جس کی بدعت عقیدہ و عمل مین سر حد کفر
تک پہونچ گئی ہے جیسے روافض خوارج اور اون کی امثال وہ بہی مخلد فی النار
ہو گا اس جگہہ کچہہ زیادہ بحث کرنا اس مضمون مدخول و جملہ معترضہ سی مقصود نہین ہے بلکہ
مقصد فقط ثابت کرنا توحید خالص کا ہے اس سورت اخلاص سے یہ سورت
اپنی باب مین عظیم الشان ہے و لہذا ابی بن کعب نے رفعا کہا ہے کہ جس نے یہ
سورت پڑہی اوس نے گویا ایک تہائی قرآن پڑہا اخرجہ احمد والنسائی وغیرہما
انس کہتے ہین ایک آدمی پاس حضرت صلعم کی آیا اور کہا انی احب ھذہ السورۃ

انس کہتے ہین ایک آدمی پاس حضرت کی آیا اور کہا انی احب ہذہ السورۃ فرمایا حبک ایاہا ادخلک الجنۃ رواہ احمد
والترمذی والبیہقی اس بارے مین کہ جس نے اس سورت کو پڑہا اوسکی گناہ چندین چیان بخشے گئے بہت سی
حدیثین سنن وغیرہ مین آئی ہین لیکن ضعیف غریب ہین اور بعض موضوع ہان
ثلث قرآن ہونا اسکا کئی طرح سی ثابت ہوا ہے بعض روایات صحیح اور بعض
حسن مین حدیث ابو سعید خدری مین فرمایا ہے قسم ہے اوس کی جس کی ہاتہہ
مین ہے جان میری کہ یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے رواہ احمد والبخاری
وغیرہما یہ سورت باوجود قصر کے جمیع معارف آلہیہ پر شامل ہی اور ملحد پر رد کرتی
ہے حدیث مین اس کو ثلث قرآن کہا ہے کیونکہ مقاصد اس سورت کی محصور ہین
عقائد و احکام و قصص مین کشاف مین جو یہ کہا ہے کہ یہ برابر ساری قرآن کی ہے
سودوانی نے کہا کہ مینے یہ روایت کتب تفسیر و حدیث مین نہین دیکہے انتہے
مین کہتا ہون کہ گو یہ روایت نہو لیکن معنی اس کے صحیح ہین جب ایک بار کا پڑہنا
برابر تہائی قرآن کے ٹہیرا تو تین بار کا پڑہنا برابر ساری قرآن کے بالیقین ہوگیا
اس سورت کی فضیلت مین اگر اور کچہہ نہ آتا مگر یہی ایک حدیث عائشہ کے
جو صحیحین وغیرہما مین ہے تو کفایت کرتی یعنی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی
ایک شخص کو ایک لشکر خرد مین بہیجا تہا وہ اپنی اصحاب کو نماز پڑہاتا اور اسی سورت
پر ختم کرتا وہ لوگ جب پہر کر آئی حضرت سے ذکر کیا فرمایا اوس سے دریافت
کرو کہ وہ کس لیے یہ کام کرتا ہے پوچہا تو اوس نے کہا کہ یہ صفت رحمن کی ہے

اور مین اسکا پڑہنا دوست رکہتا ہون فرمایا اوس کو خبر کردو کہ اللہ اوس کو دوست
رکہتا ہے ہذا لفظ البخاری فی کتاب التوحید دوسرا لفظ بخاری کا انس سی
کتاب الصلوۃ مین یون ہے کہ ایک مرد انصاری مسجد قبا مین امامت نماز کی
کرتا تہا جب کوئی سورت نماز مین پڑہتا جو سورتین کہ نماز مین پڑہی جاتی ہین تو
اوس کو اسی سورت سی آغاز کرتا کہ پہلی قل ہو اللہ پڑہتا پہر کوئی اور سورت پڑہتا
ہر رکعت مین اسی طرح کیا کرتا تہا اوس کی اصحاب نی اوس سی اس بارے مین
گفتگو کی کہ تو نماز کو اس سورت سے کیون شروع کیا کرتا ہے کیا تو اس کو کافی
نہین سمجہتا کہ دوسری سورت بہی پڑہتا ہے یا تو تو اسی سورت کو پڑہا کر یا اسکا
پڑہنا موقوف رکہہ اور دوسری سورت پڑہ اوس نی کہا مین اسکا پڑہنا ہرگز
نہ چہوڑونگا تمہاری خوشی ہو تو مین امامت کرون اور اگر خوشی نہو تو امامت کرنا
ترک کردون وہ لوگ اوس کو افضل جانتے تہے غیر کا امامت کرنا پسند نکرتی
جب حضرت صلعم کا جانا اوس طرف ہوا تو آپ سی یہ حال کہا فرمایا ای فلان تجہکو
کون مانع ہے اس سی کہ تو اپنے اصحاب کی حکم پر چلے اور تو نی لزوم اس سورت
کا ہر رکعت نماز مین کس لیی اختیار کیا ہے اوس نی کہا انی احبہا فرمایا حبك
ایاہا ادخلك الجنۃ یہ حدیث اس لفظ سی کئی طرح پر سوا بخاری کی اور ائمہ
حدیث نی بہی روایت کی ہے یہ سورت متجرد ہے واسطی بیان توحید و صفات
کے اسمین دلیل ہے شرف علم توحید پر علم کا شرف معلوم ہی کی وجہ سی ہوتا ہی

سو اس علم کا معلوم اللہ تعالی اور اوس کی صفات ہین کہ کون چیز اللہ کی وصف مین
جائز ہے اور کون ناجائز تو اب اس سورت کی شرف منزلت و جلالت محل کا کیا
پوچھنا توحید کے بیان مین اہل دین نے کتب مستقلہ لکھی ہین جیسے دین خالص
و تقویۃ الایمان و رعایۃ الایمان و در نضید و تطہیر الاعتقاد و تجرید التوحید المفید
الی غیر ذلک شیخ الاسلام ابن تیمیہ حرانی اور حافظ ابن القیم کی تالیفات اس
باب مین خطیب فی المحراب ہی یہ وہ علم ہے جس کی مدعی بہت ہین لکن سوا افراد علماء
و فحول اہل علم کے کوئی اوس کی دقائق کو نہین پہونچا حالانکہ شرک کے ستر
دروازی ہین اور بدعت کی بہتر دروازی شرک جلی سے تو بعض اہل اسلام
بچ بھی جاتے ہین لکن شرک خفی سے بچنا اوسی کو نصیب ہوتا ہے جو کہ موفق من اللہ
ہے اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب
علیھم ولا الضالین اللھم امین ابن کثیر کہتے ہین بخاری نے ابو سعید سے روایت
کیا ہے کہ ایک مرد نے ایک مرد کو سنا کہ وہ بار بار قل ھو اللہ احد پڑھتا ہے
صبح کو آکر حضرتؐ سے ذکر کیا گویا اوس نے اس امر کو قلیل و حقیر جانا فرمایا والذی
نفسی بیدہ انھا لتعدل ثلث القرآن و رواہ النسائی ایضا دوسرا لفظ ابو سعید
کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا ایک
تم مین کا اس بات سے عاجز ہے کہ تہائی قرآن پڑھے ایک رات مین یہ بات
اونپر شاق گذری اور کہا ہم مین یہ طاقت کس کو ہے فرمایا اللہ الواحد الصمد ثلث قرآن ہے

تفرد بہ البخاری تیسیر لفظ انکا یہ ہے کہ ایک رات قتادہ بن نعمان اسی سورت کو
پڑھتے رہے یہ ذکر حضرتؐ سے ہوا فرمایا واللہ یہ سورت برابر نصف یا ثلث قرآن کے
ہے رواہ احمد اس سی یہ بھی ثابت ہوا کہ تکرار ایک سورت یا ایک آیت کی
تمام شب درست ہے ابن عمر کہتے ہین ابو ایوب انصاری ایک مجلس مین یہ بات
کہہ رہے تھے کہ کیا ایک شخص تمہارا ثلث قرآن ہر رات مین نہین پڑہ سکتا ہی لوگون
نے کہا کس کو یہ طاقت ہے کہا قل ہو اللہ احد ثلث قرآن ہے اتنے مین حضرتؐ
آگئی اور ابو ایوب کا کہنا سنا فرمایا صدق ابو ایوب رواہ احمد ابو ہریرہ
کا لفظ یہ ہے کہ حضرتؐ نی کہا جمع ہو جاؤ مین تم پر ثلث قرآن پڑہونگا لوگ جمع ہوگئے
حضرتؐ نے باہر آکر قل ہو اللہ پڑہی پہر چلے گئے بعض نے بعض سے کہا
حضرتؐ نی تو یہ فرمایا تہا کہ مین ثلث قرآن پڑہونگا ہم سمجھے تھے کہ کوئی خبر آسمان پر
سے آئی ہوگی حضرتؐ نے نکل کر فرمایا مینے جو تم سے کہا تہا وہ ٹہیک ہی الا وانہا
تعدل ثلث القرآن ھکذا رواہ مسلم رواہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب ابن کثیر
نے اس جگہ بہت سی حدیثین دربارۂ ثلث قرآن ہونے اس سورت کے نقل
کی ہین ابو الدرداء کہتے ہین حضرتؐ نے کہا کیا ایک تمہارا عاجز ہے اس
بات سے کہ ہر دن تہائی قرآن پڑہے کہا ہان ای رسول خدا ہم اس سے
اضعف و اعجز ہین فرمایا اللہ نے قرآن کے تین ٹکڑے کیے قل ہو اللہ ثلث قرآن ہے
رواہ احمد و مسلم والنسائی اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اس سورت کو ہر شخص

ہر شب ہر روز ضرور پڑہ لیا کری حدیث عقبہ بن ابی معیط مین ہے اسکو تلث
قرآن ٹہیرایا ہے رواہ احمد والنسائی فی الیوم واللیلۃ حمید بن عبدالرحمن کہتے
ہین چند صحابی آپس مین حضرت سے یہ حدیث روایت کرتے تھے کہ آپ نے
فرمایا قل ھو اللہ احد ثلث القرآن لمن صلی بھا رواہ النسائی یعنی اسکا نماز مین پڑہنا
برابر پڑہنے تہائی قرآن کے ہے ابوہریرہ کہتے ہین مین ہمراہ حضرت کے آیا آپ نے
ایک شخص کو سنا کہ قل ہو اللہ احد پڑہتا ہے فرمایا واجب ہو گئی مینے کہا کیا چیز
فرمایا جنت رواہ مالک بن انس والترمذی والنسائی وقال الترمذی حسن
صحیح غریب اور یہ حدیث کہ حبک ایاھا ادخلک الجنۃ پہلے گذر چکی ہے عبد اللہ بن
حبیب کا لفظ یہ ہی کہ ہمکو پیاس و تاریکی پہونچی ہم حضرت کے منتظر تھے کہ آکر نماز
پڑہائین آپ آئی اور میرا ہاتہ پکڑ کر کہا پڑہ مین چپکا رہا پہر فرمایا کہہ مینے کہا کیا
کہون فرمایا قل ہو اللہ احد و معوذتین شام و صبح تین بار تجہکو یہ ہر دن دوبار
کفایت کرین گی رواہ عبد اللہ بن احمد وابو داود والترمذی والنسائی و
قال الترمذی حسن صحیح غریب حدیث تمیم داری مین فرمایا ہے جس نے کہا لا
الہ الا اللہ واحدا احدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ کفوا احد
گیارہ بار لکہتا ہے اللہ اوس کی لیے چالیس لاکہہ نیکیان رواہ احمد اس کی سند
مین خلیل بن مرہ ہے بخاری وغیرہ نی اوس کو ضعیف کہا ہے معاذ بن انس جہنی کہتے
ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا ہے جسنے قل ہو اللہ احد کو دس بار پڑہا

الله اوس کی لیی بہشت مین ایک محل بناتا ہے عمرؓ نے کہا اب ہم اسکو بہت پڑہا
کرین گی ای رسول خدا فرمایا اکثر والطیب تفرد بہا احمد مسند دارمی مین
اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جو کوئی بیس بار پڑہیگا اوس کے لیے دو محل اور جو تیس
بار پڑہیگا اوس کی لیے تین محل طیار ہون گی عمر بن خطاب نی کہا اب ہمارے
محلات بہت سی ہو جائین گی فرمایا الله اوسع من ذلك وهذا مرسل جید انس بن
مالک کا لفظ رفعا یہ ہے جو کوئی قل ہو الله احد کو پچاس بار پڑہتا ہے الله اوس کے
گناہ پچاس برس کی بخشدیتا ہے رواہ ابو یعلی لکن اس کی سند ضعیف ہی ابن کثیر
نے احادیث کثیرہ بیان مین فضیلت سورۂ اخلاص کی نقل کیے ہین خمین دوسو
بار پڑہنی کا اجر آیا ہے لکن غالب ضعیف ہین بریدہ نے کہا مین ہمراہ حضرتؐ کے
مسجد مین آیا ایک شخص نماز مین یہ دعا کرتا تہا اللهم اسألك بانی اشهد ان لا اله الا
انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد حضرتؐ نے فرمایا
والذی نفسی بیده لقد سأله باسمه الاعظم الذی اذا سئل به اعطی واذا دعی
به اجاب رواه اهل السنن وقال الترمذی حسن غریب حدیث جابر مین دس بار
پڑہنا اسکا بعد مغرب کی آیا ہی فرمایا جس دروازۂ جنت سے چاہے داخل ہو اور
جس حور علین کو چاہے بیاہے رواہ ابو یعلی ابن کثیر نے اسکی سند پر کچہہ تکلم نہین
کیا حدیث جریر بن عبد الله مین فرمایا ہے کہ جو کوئی وقت دخول منزل کے اسکو پڑہیگا
اوس گہر والون سے اور اوس کی ہمسایون سے فقر دور ہوگا رواہ الطبرانی لکن اسکی

اسناد ضعیف ہی **ف** دربارۂ اکثار قراءت سورۂ اخلاص کی سائر احوال مین
حدیث انس بن مالک آئی ہے وہ کہتے ہین ہم ہمراہ حضرتؐ کے تبوک مین تھے
سورج نکلا اوس دن کی سی روشنی وچمک وشعاع پہلے کبھی نہین دیکھی تھی
جبرئیلؑ حضرتؐ کے پاس آئی حضرتؐ نے کہا آج یہ کیسی چمک وروشنی ہے کہ اس
جیسی کبھی نہین دیکھی کہا معاویہ بن معاویہ لیثی کا انتقال مدینے مین ہوگیا ہی اللہ
نے ستر ہزار فرشتے بھیجے کہ اونپر نماز پڑہین کہا یہ کس سبب سے کہا وہ رات دن
چلتے کھڑے بیٹھے قل ہو اللہ احد پڑہا کرتے تھے الحدیث رواہ ابو یعلی اس کی
سند مین یزید بن ہارون متہم بوضع ہی یہ حدیث کئی طرق سے آئی ہے سب اسانید
اوس کی ضعیف ہین اس کی فضیلت ہمراہ معوذتین کے بھی وارد ہوئی ہے اور
ذکر استغفار کا بھی ساتھ اس کی آیا ہے عائشہ کہتی ہین حضرتؐ شب کو جب
بستر پر آتی تو ہر رات دونون ہتیلیان جمع کرکے دم کرتے اور یہ سورت مع معوذتین
پڑہکر جہان تک بدن پر ہاتھ جا سکتا مسح فرماتی سر و روا و رسامنے کی بدن سی ہاتھ
پھیرنا شروع کرتے تین بار یون ہی کرتی رواہ اہل السنن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد تو کہہ وہ اللہ ایک
ہے اللہ نرادہار ہے نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہین اوس کی جوڑ کا کوئی
ف صمد ہی یعنی کہاتا پیتا نہین اوس کی طرح کا کوئی نہین یعنی نہ جورو رکھے

نہ بٹیا انتہی عکرمہ نی کہا جب یہودنی کہا کہ ہم عابد عزیرا ابن اللہ ہین اور نصاری
نے کہا کہ ہم عابد مسیح ابن اللہ ہین اور مجوس نے کہا ہم عابد مہر و ماہ ہین اور
مشرکون نے کہا ہم بت پرست ہین تب اللہ نے یہ سورت اپنے پیغمبر پر اوتارے
اور فرمایا تو کہہ کہ اللہ ایک ہے کوئی اوسکا نظیر وزیر ہمسر مانند برابر والا نہین ہے
اس لفظ کا اطلاق کسی پر اس بابت مین سوا اللہ عزوجل کے نہین ہوتا کیونکہ وہ
اپنی ساری صفات و افعال مین کامل ہے ابن عباس نی کہا صمد وہ ہے
جس کی طرف ساری خلائق اپنے حوائج و مسائل مین محتاج ہو دوسرا لفظ یہ ہی
کہ صمد اوس کو کہتے ہین جو سیادت و شرافت و عظمت و حلم و علم و حکمت مین کامل
ہو سو ایسا شخص فقط اللہ پاک ہے یہ صفات اوسی کو لائق ہین کہ کوئی اوس کے جوڑ
کا نہین ہے اور نہ کوئی شے اوس جیسی فسبحان الواحد القہار ابو وائل نے
کہا صمد وہ سید ہی جو سیادت مین حد تک پہونچ گیا یہی قول ابن مسعود کا بھی ہے
زید بن اسلم نے کہا صمد یعنی سید ہے حسن نی کہا یعنی باقی بعد خلق کے اور حی و قیوم
جسکو زوال نہین عکرمہ نے کہا صمد وہ ہے جس سے کوئی شے باہر نہ نکلے اور
کہا تا نہ کہای ربیع بن انس نے کہا یعنی وہ جس نے کسیکو نہ جنا اور نہ کسی سے جنا گیا
گویا ما بعد کو تفسیر اس لفظ کی ٹھیرایا ہے یہ تفسیر جید ہے ابی بن کعب بھی اسی طرف
گئے ہین ابن مسعود و ابن عباس و سعید بن المسیب و مجاہد و ابن بریدہ و عکرمہ
و سعید بن جبیر و عطا و عطیہ و ضحاک و سدی کا قول یہ ہے کہ صمد وہ ہے جسکی

جوف نہو یعنی ٹھوس ہو پولا نہو مجاہد کا لفظ یہ ہے کہ مراد مصمت بی جوف ہے شعبی نے کہا صمد وہ ہے جو نہ کہائے نہ پیے ابن بریدہ نے کہا صمد ایک نور ہے چمکتا ہوا بریدہ نے کہا صمد وہ ہے جس کی جوف نہو یعنی اندرون شکم ابو القاسم طبرانی نے کتاب السنۃ مین بعد ذکر ان اقوال کے کہا ہے کہ یہ سب معانی صحیح مین یہ ہماری رب کی صفتین ہین سب اوسی کی محتاج ہین وہ اپنی سرداری مین انتہا کو پہونچ گیا ہے نہ صاحب جوف ہے نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے بعد خلق کی باقی رہیگا اسی طرح بیہقی نی بہی کہا ہے پہر والد و ولد و صاحبہ کی نفی فرمائی مجاہد نے کہا کفو سی مراد صاحبہ ہی کما قال تعالی بدیع السموات والارض انی یکون لہ ولد و لم تکن لہ صاحبۃ وخلق کل شی یعنی جبکہ وہ ہر شے کا خالق و مالک ٹہیرا تو پہر خلق مین اوسکا نظیر کہان سے آیگا جو کہ اوس کی برابری کر سکے تعالی اللہ عن ذلک وتقدس وتنزہ اللہ نی فرمایا ہی وقالوا اتخذ الرحمن ولدا لقد جئتم شیا ادا تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا ان دعوا للرحمن ولدا وما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولدا ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمن عبدا لقد احصاھم وعدھم عدا وکلھم اتیہ یوم القیامۃ فردا اور فرمایا وقالوا اتخذ الرحمن ولدا سبحانہ بل عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون اور فرمایا وجعلوا بینہ وبین الجنۃ نسبا ولقد علمت الجنۃ انھم لمحضرون سبحان اللہ عما یصفون اور صحیح بخاری مین آیا ہے نہین کوئی زیادہ تر صابر

اللہ سی اذی پر جس کو وہ سنتا ہی وہ اوس کی لیے اولاد ٹہیراتی ہین اور اللہ اونکو رزق و عافیت دیتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اللہ عزوجل نی کہا جہٹلایا مجہکو ابن آدم نی اور اوس کو یہ نہ چاہیی تہا اور گالی دی مجہکو ابن آدم نے اور اوسکو یہ نہ چاہیے تہا اوسکا جہٹلانا مجہے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ مجہکو اعادہ نہ کریگا جس طرح کہ مجہی پیدا کیا ہے حالانکہ اول خلق مجہپر کچہہ آسان تر اعادہ سی نہین ہے اور گالی دینا اوسکا مجہے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ نی اپنا ولد اختیار کیا حالانکہ مین احد صمد لم الد و لم اولد ہون کوئی میری جوڑ کا نہین ہے رواہ البخاری فتح البیان کا بیان یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ دلیل ہی جمیع صفات ثبوتیہ کمال پر جیسے علم و قدرت و ارادہ اور احد دلیل ہی جمیع صفات جلال پر یہ صفات ثبوتیہ ہین جیسی قدم و بقا صمد وہ ہی جس کا قصد حاجات مین کرین اس لیی کہ وہ اون قضای حاجات پر قدرت رکہتا ہے زجاج نی کہا صمد وہ سید ہی جسکے اوپر اور کوئی سید نہو یا معنی صمد کی دائم باقی ہین ازل سی ابد تک یا وہ جو کسی کا محتاج نہو اوسی کی سب محتاج ہون یا جو رغائب مین مقصود اور مصائب مین مستعان بہ ہو یا وہ شخص کہ جو چاہے سو کری اور اپنے ارادی کی موافق حکم دی یا کامل بی عیب تکرار اسم شریف کی اس لیے ہے کہ جو متصف ساتہہ اس صفت کے نہین ہے وہ استحقاق الوہیت سے برکران ہے یا صمد صفت ہے اسم شریف کی لیکن سیاق مقتضی اسکا ہی کہ ہر جملہ مستقل ہو ابن مسعود و ابن عباس نی کہا ہے صمد وہ ہے جس کی احشا نہون

لم یلد کی معنی یہ ہین کہ کوئی اوسکا بیٹا نہین جس طرح کہ مریم کا بیٹا تہا لم یولد کی معنی یہ ہین کہ وہ کسیکا بیٹا نہین جس طرح کہ عیسی و عزیر پیدا ہوئے یہ اس لیے کہ کوئی اوسکا ہمجنس نہین ہے اور نسبت عدم کی سابقا و لاحقا طرف اوس کی محال ہے قتادہ نے کہا مشرکین عرب کہتے تہے کہ ملائکہ دختران خدا ہین یہود نے کہا کہ عزیر فرزند خدا ہین نصاری نے کہا کہ مسیح ابن اللہ ہین اللہ نے اس لفظ سے کہ لم یلد و لم یولد ہے اون کی تکذیب کی پہر فرمایا کہ اللہ کے جوڑ کا کوئی نہین ہے لیس کمثلہ شئ کفو کلام عرب مین بمعنے نظیر ہے ابن عباس نے کہا کوئی مثل اوس کی نہین الغرض کلام کفار کا حاصل اشتراک و تشبیہ و تعطیل ہے اور یہ سورت اس سب کو دفع کرتی ہے

سورۂ فلق

یہ پانچ آیت ہے مکے مین اوتری یہی قول ہے حسن و عکرمہ و عطا و جابر کا ابن عباس و قتادہ نے کہا مکے مین آئی ہے بعض نے کہا یہی صحیح ہے ابن مسعود معوذتین کو مصحف شریف سی حک و محو کر دیتے اور کہتے کہ قرآن کو ساتہہ غیر قرآن کے مخلوط نہ کرو یہ دونون کتاب اللہ نہین ہین حضرت ﷺ نے ان سے فقط تعوذ کرنے کو فرمایا تہا اور خود ابن مسعود ان دونون سورتون کو نماز مین نہ پڑہتے بزار نے کہا اس باب مین کسی نے صحابہ مین سے متابعت ابن مسعود کی نہین کی اور حضرت ﷺ سے پڑہنا انکا نماز مین بخوبی ثابت ہے اور یہ مصحف مین لکہے گئے ہین

قرطبی نے کہا یہ زعم ابن مسعود کا خلاف اجماع صحابہ ہے ابن قتیبہ نے بھی مشکل
ابن مسعود کی کہا ہے مگر ابن الانباری نے اوسکو رد کیا بعض ہمنے کہا یہ انکار
ابن مسعود کا بطور نسیان تھا جس طرح کہ اونہون نے سورۂ فاتحہ کو بھی مصحف سے
ساقط کر دیا تھا عقبہ بن عامر کہتے ہین حضرت ؐ نے کہا آج کی رات مجھپر کچھ آیتین
اوتری ہین کہ مینے ویسی آیتین نہین دیکھین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی وغیرہم حدیث ابوسعید
خدری مین آیا ہے کہ حضرت ؐ چشم زخم جن سے تعوذ کرتے جب معوذتین اوتریں تو
پھر اس کی ماسوا کو ترک کر دیا ابن مسعود سوا معوذتین کے اور تعویذ کو مکروہ رکھتے
تھے اخرجہ ابی داود والنسائی والحاکم وصححہ ام سلمہ نے رفعا کہا ہے یہ دونون
سورتین سب سے زیادہ اللہ کو محبوب ہین رواہ ابن مردویہ عائشہ رضی اللہ عنہا
کہتی ہین حضرت ؐ جب بیمار ہوتے تو انہین کو پڑھکر اپنے اوپر دم کرتے جب بیاد ہ
بیمار ہوئے تو مینے پڑھکر حضرت ؐ کے ہاتھ سے مسح کیا تاکہ برکت ہو اخرجہ مالک
فی الموطا اصل اس کی صحیحین مین ہے زید بن ارقم کہتے ہین ایک یہودی نے
حضرت ؐ پر سحر کیا حضرت ؐ بیمار ہو گئے جبریل معوذتین لیکر آئے اور کہا ایک یہودی
نے تم پر جادو کیا ہے وہ جادو فلان چاہ مین ہے حضرت ؐ نے علی مرتضے کو بھیجا
وہ اوس کو نکال لای فرمایا اس کو کھولو ہر گرہ ایک آیت پر کھلتی گئی حضرت ؐ
اوٹھکھڑے ہوئے گویا بند سے تھے کھل گئے اخرجہ عبد بن حمید وابن مردویہ

مطولاً کہا ہے کہ مدت حضرتؐ کی سحر کی چالیس دن تھی یا شش ماہ یا ایک سال
حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ یہی معتمد ہے راغب نے کہا ہے سحر حضرتؐ کا کچھ نبی
ہونے کی راہ سے نہ تھا بلکہ اثر اوسکا بدن پر تھا انسان ہونے کی راہ سے جس طرح
کہ آپ کھاتے پیتے بول و براز کرتے خفا ہوتے بیمار پڑتے سو یہ تاثیر اس حیثیت سے
تھے کہ آپ بشر تھے نہ اس حیثیت سے کہ آپ نبی تھے یہ اثر جادو کا اوس وقت
قادح ہوتا کہ کسی امر نبوت مین کچھہ تاثیر اوس کی پائی جاتی جس طرح کہ دانت کا ٹوٹنا
دن احد کی کچھہ قادح اس کو نہین تھا کہ اللہ نے آپ کی عصمت کا وعدہ کیا تھا
اس قول مین واللہ یعصمک من الناس اسی طرح یہ بات کہ بعض مشرکین کا بعض
نواحی مین اہل اسلام پر غلبہ ہو جاتا ہے کچھہ مخالف کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم کے
نہین ہے قاضی نے کہا اس سے یہ بات کفار کی سچ نہین ٹہیرتی کہ آپ مسحور
ہین یعنی مجنون ہین بسبب سحر کی اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ سحر حق ہے اور اوسکی
حقیقت ہے قولاً و فعلاً اور جادو سے الم و مرض و قتل و تفرقہ بین الزوجین کا
اثر ہوتا ہے تمام کلام اس مقام مین حاشیہ جمل مین مرقوم ہے فضیلت معوذتین مین
احادیث صحیحہ آئی ہین حضرتؐ نے ان کو نماز فرض وغیرہ مین پڑہا ہے وفیہا ذکرنا
کفایۃ ابن کثیر نے کہا یہ دونون سورتین مدنی ہین زر بن حبیش نے ابی بن کعب
سے حال معوذتین کا دریافت کیا اور کہا تمہارے بہائی ابن مسعود ان کو مصحف
سے حک کرتے ہین کہا مینے حضرتؐ سے پوچھا تھا مجہسے فرمایا تو ان کو پڑہ ہو گیا مین

وہی بات کہتا ہون جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہی تہی رواہ احمد والبخاری
بہت سی قراء وفقہاء کے نزدیک یہ بات مشہور ہے کہ ابن مسعود معوذتین کو مصحف
مین نہ لکھتے تہے شاید اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکو نہین سنا یا
اون کی نزدیک یہ متواتر نہین ہوئین پہر اونہون نے طرف قول جماعت کی رجوع
کیا صحابہ نے معوذتین کو مصحف مین لکہا تہا اور سائر آفاق مین بہیجا وللہ الحمد والمنۃ
حدیث عقبہ بن عامر مین پڑہنا حضرتؐ کا معوذتین کو نماز مین اور حکم کرنا ان کی پڑہنے
کا وقت نوم وقیام کی اور بعد ہر نماز فرض کے نزدیک امام احمد واہل سنن کے
چند حدیثون مین آیا ہے حضرتؐ نے ان دونو سورتون کو نماز صبح مین پڑہا ہے
ابن کثیر کہتے ہین فہذہ طرق عن عقبۃ کالمتواتر عنہ تفید القطع عند کثیر من
المحققین فی الحدیث عقبہ سے کہا تہا کیا نہ سکہا دون مین تجہکو تین سورتین کہ مثل
اون کی نہ توریت مین اوتری اور نہ انجیل وزبور وفرقان مین وہ قل ہو اللہ احد
ومعوذتین ہین اور جابر سے فرمایا تہا اقرأبہما ولن تقرأ بمثلہما رواہ النسائی
احادیث عائشہ مین تعوذ کرنا حضرتؐ کا ساتہہ ان کی آنکہہ سے جن وانس کی
اور ہاتہہ پہیرنا بدن پر دم کر کے کئی طریق سے نزدیک اہل سنن کے آیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفاثات
فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد تو کہہ مین پناہ مین آیا صبح کے رب کی ہر چیز کی

بدی سی جو اوس نی بنائی اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آ ئی اور بدی
سی عورتون کی جو گرہون مین پہونکین اور بدی سے برا چاہنے والی کی جب
لگی ہونسی ف مراد رات کا اندھیرا یا چاند کا گہن ہے اور اسمین آگئین
سب تاریکیان ظاہر باطن کی اور تنگدستی اور پریشانی اور گمراہی نفاثات سی
مراد جادوگر ہین حاسد کی ٹوک لگ جاتی ہے انتہے جابر نے کہا فلق صبح ہی یہی
قول ہے ابن عباس کا مجاہد و سعید بن جبیر و عبداللہ بن محمد بن عقیل و حسن و قتادہ
و قرطبی و ابن زید و زید بن اسلم بہی اسی کے قائل ہین قرطبی و ابن زید و ابن جریر
نے کہا یہ مثل اس آیت کے ہے فالق الاصباح ابن عباس نے کہا فلق خلق
ہے ضحاک نے کہا اللہ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ ساری خلق سے پناہ مانگین کعب
احبار نے کہا فلق ایک جنگل ہے جہنم مین جب وہ کہولا جاتا ہے تو ساری دوزخی
اوس کی شدت گرمی سے چیختے ہین آبانہ نے کہا فلق ایک کنوان ہے جہنم کی
تہ مین اوسپر ایک پردہ پڑا ہے جب وہ اوٹہا دیا جاتا ہے تو اوس سے ایک
ایسی آگ نکلتی ہے جس سے خود جہنم چیخیگی بسبب اوس کی شدت گرمی کی یہی قول
ہے عمرو بن عنبسہ و ابن عباس و سدی کا اس بارے مین ایک حدیث مرفوع
بہی آئی ہے لکن منکر ہے ابو عبدالرحمن حبلی نے کہا ہے کہ فلق نام ہے جہنم کا ابن
جریر نے کہا صواب قول اول ہے کہ مراد فلق سے صبح ہے یہی بات صحیح ہی اسی کو
بخاری رح نے اپنے صحیح مین اختیار کیا ہے شر ما خلق سے مراد شر جمیع مخلوقات سے

ثابت بنانی وحسن بصری نے کہا مراد جہنم اور ابلیس وذریت ابلیس ہی وقب سی
مراد غروب آفتاب ہی اسکو بخاری نے حکایت کیا ہی یہی قول ہے مجاہد
وابن عباس وقرظی وضحاک وزہری وخصیف وحسن وقتادہ کا عطیہ نے کہا مراد
جانا ہے رات کا بعض نے کہا آنا ہے رات کی اندہیری کا ابوہریرہ نے کہا
مراد ستارہ ہی ابن زید کہتے ہین عرب سقوط ثریا کو غاسق کہتے تھے اور اسقام
وطواعین کا کثرت سے ہونا وقت وقوع اس سقوط کی بتاتے تھے اور طلوع
ثریا پر مرتفع ہونا ان آفات کا یقین کرتے تھے بعض نے کہا مراد غاسق سی
چاند ہے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کے فرمایا تعوذی
من شر هذا الغاسق اور مجہی چاند کا نکلنا دکہلایا رواہ احمد والنسائی وقال الترمذی
حدیث حسن صحیح ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ پناہ مانگ اللہ کی اس کی شر سی کہ
یہ غاسق ہے جبکہ سمٹ آئی نسائی کا لفظ یہ ہے پناہ مانگ اللہ کی اس غاسق
سے جبکہ سمٹی اگلی قول والون نے کہا ہے کہ یہ نشانی ہے رات کی سو یہ کچہ
خلاف اس کے نہین اس لیے کہ سلطنت قمر ونجوم کی رات ہی کو ہوتی ہے مجاہد
وعکرمہ وحسن وقتادہ وضحاک نی کہا کہ مراد نفاثات سے جادوگر نیان ہین مجاہد
نے کہا جبکہ وہ منتر کرین اور پہونکین گرہون مین طاؤس نی کہا کوئی شے اقرب
بشرک رقیہ مارو مجانین سے نہین ہے حدیث مین آیا ہے جبریل علیہ السلام
پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے اور کہا ای محمد کیا تم بیمار ہو کہا

ہان کہا بسم اللہ ارقیک من کل داء یوذیک ومن شر کل حاسد وعین اللہ یشفیک
شاید یہ شکوہ حضرت کا اثر سحری تہا بہر اللہ نے آپ کو شفا بخشی اور کید سحرہ
وحساد یہود کو رد کیا اور اون کی تدبیر اونہین کی تدبیر مین فرمائی وہ رسوا ہوے
ولکن معہذا حضرت نے کسی دن بہی اون کو معاتب نہ فرمایا بلکہ اللہ ہی نے آپکو
شفا وعافیت بخشی زید بن ارقم کہتے ہین ایک یہودی نے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر جادو کیا چند روز تک آپ بیمار رہے جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا
کہ یہودی نے تم پر جادو کیا ہے اور کچہہ گرہین فلان فلان کنوین مین تمہاری لیے
لگائی ہین حضرت نے کسی کو بہیجا کہ اوس سحر کو نکال لائی چنانچہ جا کر لے آئی اور
اوس کو کہول ڈالا حضرت اوٹہہ کہڑی ہوے گویا بند سے کہل گئے لکن کچہہ ذکر
اسکا یہودی سے نہ کیا اور نہ اوس کی روبرو کچہہ بدخلقی کی یہان تک کہ انتقال ہوا
رواہ النسائی عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت پر جادو کیا یہان تک کہ آپ خیال
کرتے کہ پاس عورتون کی آتی ہین حالانکہ نہ آتے تہے سفیان نے کہا ایسا سحر
بہت سخت ہوتا ہے فرمایا ای عائشہ تونی جانا کہ اللہ نے میری استفتا کا کیا
فتوی دیا میری پاس دو مرد آئی ایک سر کے پاس بیٹہا دوسرا پانون کی پاس
جو سر کے پاس بیٹہا اوس نی کہا اس مرد کا کیا حال ہے دوسرے نے کہا یہ
مطبوب یعنی مسحور ہے کہا اس کو کسی نے جادو کیا ہے کہا لبید بن اعصم نے یہ ایک
مرد تہا بنی زریق کا یہود کا حلیف تہا اور منافق تہا کہا کس چیز مین یہ سحر کیا ہی

کہا سر کے بال اور کنگہی مین کہا کہان ہے کہا ایک جہلکی مین گابہی کے نیچے پتہر
کے اندر چاہ ذروان کی پہر حضرتؐ اوس جاہ پر گئے اور اوس مین سحر کو نکالا اور فرمایا
کہ یہ وہی چاہ ہے جو مجہکو دکہایا گیا تہا اوسکا پانی ایسا تہا جیسے نچوڑ حنا کا اور
اوس جگہہ کے نخل ایسے تہے جیسے سر شیاطین کی جب وہ نکالا گیا تو مینے کہا
آپ اسکو ظاہر نہین فرماتے کہا سُن اللہ نے مجہے شفا بخشی اور مین اس بات
کو پسند نہین کرتا کہ کسی شخص پر شر انگیزی کرون رواہ البخاری دوسری روایت
مین آیا ہے حضرتؐ کو تخیل ہوتا کہ مینے فلان کام کیا ہے حالانکہ وہ کام نہ کیا ہوتا
پہر اوس چاہ کو بہرتی کرا دیا ابن عباس و عائشہ کہتی ہین ایک یہودی لڑکا حضرتؐ
کی خدمت کیا کرتا تہا یہود نے اوس کو ملا کر کنگہی آپ کی سر کی اور کچہہ بال شانے
کے لیکر سحر کیا ساحر لبید بن اعصم تہا علی و عمار بن یاسر و زبیر گئے اور اوس چاہ کا
پانی نکالا وہ ایسا تہا جیسے کہ مہندی کا رنگ ہو پہر پتہر اوٹہایا اور وہ گابہا نکالا
اوسمین ایک کنگہی اور کچہہ بال آپ کی سر کے تہے اور ایک تانت تہی اوسمین بارہ
گرہین تہین سوزن زدہ اوسپر اللہ نے ان دونون سورتون کو نازل کیا ہر آیت
پر ایک گرہ کہل گئی اور حضرتؐ نے اپنی طبیعت مین خفت پائی جب اخیر گرہ کہلی
گویا پابند سے باہر نکل آئی اور جبریل علیہ السلام نے آکر دم کیا اور کہا بسم اللہ
ارقیك من کل شئ یؤذیك من حاسد وعین اللہ یشفیك صحابہ نے کہا کیا
ہم اوس خبیث کو گرفتار نکرین اور مار ڈالین فرمایا اللہ نے مجہکو شفا دی اب لوگون پہ

شر کا برانگیختہ کرنا مجھی پسند نہیں ہے واللہ اعلم ف فتح البیان کا بیان یہ
ہے کہ فلق بمعنی صبح ہی مثل مین کہتے ہین ھو ابین من فلق الصبح اور بعض نے کہا
ایک درخت ہی جہنم مین یا نام ہے نار کا یا جن ہے اندر نار کی یا پہاڑ و تہ مراد
ہین کہ پہٹ کر اونمین سے پانی بہتا ہے نحاس نی کہا فلق زمین ہموار کو کہتی ہین
یا ہر چیز کو جو پہٹ کر نکلتی ہے حیوان و نبات و جماد سے گو یا فلق بمعنے شق ہے
قال تعالی فالق الحب والنوی لکن قول اول اولی ہے ذکر فلق مین اشارہ ہی
طرف اس کی کہ جو شخص ازالی پر ان ظلمات کی تمام عالم سے قادر ہے اوس کو یہ
قدرت بہی ہے کہ وہ پناہ گیر سے ہر خوف و خشیت کو بہی دور کری یا طلوع صبح
ایک مثال ہے آمد فرحت کی کہ جس طرح انسان رات کو انتظار طلوع فجر کا کرتا ہے
اسی طرح خائف عائذ منتظر طلوع بامداد نجاح و فلاح کا ہوتا ہے شر ما خلق سی
مراد جمیع مخلوق ہے ہمین ساری شرور آگئے یہ شر عام ہے بعد اس کی جو تین شر
ذکر کیے ہین وہ خاص ہین کوئی وجہ تخصیص کی اس جگہ نہین ہے اور نہ منفار
بذیہ اس عموم سی خاص ہین ابو حنیفہ رح کی قراءت من شرٍ ساتھ تنوین کے ہے
لکن اسمین نہایت بعد و ضعف ہے یعنی اوس شر سے جو ہنوز پیدا نہین ہوا ہے
غاسق رات ہے او غسق رات کا اندہیرا زجاج نے کہا رات کو غاسق اس لیے
کہتے ہین کہ یہ بنسبت دن کی زیادہ تر سرد ہوتی ہے اور بارد کو غاسق اور برد کو
غسق کہتے ہین لکن یہ قول بارد ہے کسی نی کہا غاسق ثریا ہے یا سورج جبکہ

غروب ہو یا چاند جبکہ غائب ہو جاے یا سانپ جبکہ کاٹ کہاے یا ہر ناگہان
آنیوالا جو کہ ضرر پہونچاے یا بہیک مانگنی والا جبکہ سوال سے تنگ کرے لکن راجح
وہی قول اول ہے نفاثات سے مراد وہ عورتین ہین جو جادو کیا کرتی ہین
نفث کہتے ہین پہونکنی کو جس طرح کہ منتر کرنے والی دم کرتے ہین خواہ ہمراہ
ریق ہو یا نہو یہ آیت دلیل ہے بطلان قول معتزلہ پہ کیونکہ وہ تحقق سحر کا انکار
کرتے ہین عقد جمع ہے عقدے کی وہ تاگی پہ گرہین لگاتی تہین وقت سحر کرنی کی
یہ بیٹیان تہین لبید بن اعصم یہودی کی اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پہ سحر کیا تہا ابن عباس نے کہا نفاثات بمعنی ساحرات ہے دوسرا لفظ انکا یہ ہی
کہ نفث وہ منتر ہے جو جادو آمیز ہو حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جس نے کوئی
گرہ لگائی پہر اوسمین پہونکا اوس نی جادو کیا اور جس نی جادو کیا وہ مشرک ہوا
اور جو متعلق ہوا ساتہہ کسی شے کے وہ اوسیکو سونپا گیا اخرجہ النسائی وابن مردویہ
دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت میری عیادت کو آئی فرمایا کیا مین تجہپر وہ منتر نہ
کرون جو جبریل نے مجہکو کیا تہا مینے کہا ہان بابی انت وامی فرمایا بسم اللہ ارقیک
واللہ یشفیک من کل داء فیک ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد
تین بار اوس کو پڑہا اخرجہ ابن ماجۃ وابن سعد والحاکم جواز مین دم کرنے
اور منتر و تعویذ کرنے کی اختلاف ہی جمہور صحابہ و تابعین ومن بعدہم نی جائز کہا ہے
جبکہ بطور شرعی ہو بدلیل حدیث عائشہ کہ جب کوئی حضرت کے گہر والون مین

بیمار ہوتا تو آپ اوسپر معوذات پڑھکر پہونکتے الحدیث دوسری جماعت نے
تفل ونفث کرنے کا رقی مین انکار کیا ہے اور پہونکنے کو بغیر ریق کے جائز
رکہا ہی عکرمہ نے کہا منتر کرنے والی کو جائز نہین ہے کہ دم کری یا مسح کری یا گرہ
لگای نسفی نے کہا ہے رقیہ کرنا آیت یا حدیث سے جائز ہے نہ سریانی وعبری
وہندی سے کہ اسکا اعتقاد حلال نہین اور نہ اوسپر اعتماد کرنا روا ہے حسد کہتی
ہین تمنای زوال نعمت کو محسودی آذ حسد سے مراد یہ ہے کہ حسد کو ظاہر کردی
بموجب اوس کی عملدرآمد کری اور وہ حسد اوس کو باعث ہو ایقاع شر پر ساتہہ
محسود کی عمر بن عبدالعزیز نے کہا ی لم ار ظالما اشبه بالمظلوم من حاسد الدنی
اس سورت مین حضرت کو ارشاد طرف استعاذہ کی شر سے جملہ مخلوقات کی کیا
عموما پہر بعض شرور کا ذکر خصوصا فرمایا اگرچہ زیر عموم داخل تہا یہ اس لیے کہ
انمین مزید شر و زیادت ضرر ہے ایک غاسق دوسرا نفاثات تیسرا حاسد یہ تینون
گویا بسبب مزید شر کی اس لائق ہین کہ انکو الگ الگ ذکر کیا جای اور سورت
کو حسد پر ختم کیا تا کہ یہ بات معلوم ہو جاے کہ حسد اشر و اشد ہے اور یہ وہ پہلا
گناہ ہے جس کی ساتہہ آسمان مین ابلیس نے اور زمین مین قابیل نے اللہ کی
نافرمانی کی تہی ابن عباس نے کہا ومن شر حاسد اذا حسد یعنی نفس ابن آدم وعینه واللہ اعلم

سورۂ ناس

یہ چہہ آیت ہے ابن عباس نے کہا مکی ہے ابن الزبیر نے کہا مدنی ہے حافظ

ابن القیم نی بدائع الفوائد مین بیس ورق تک فوائد بدیعہ متعلق معوذتین لکھی ہین
یہ جگہہ لائق اوس کی بسط کی نہین ہے خصوصا اس جہت سے کہ تعلق اونکا مذاق اہل علم
سے ہے نہ عامئہ مردم سی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل اعوذ برب الناس ملک الناس الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس تو کہہ مین پناہ مین آیا لوگون کے
رب کی لوگون کے بادشاہ کی لوگون کی معبود کی بدی سے اوس کی جو سنکاری
اور چھپ جاوی وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگون کے دل مین جنون مین اور آدمیون
مین **ف** شیطان گناہ پر سنکاری اور آپ نظر نہ آئی حدیث مین فرمایا ہے
ان سورتون کی برابر کوئی دعا نہین پناہ کی انتہی ابن کثیر کہتے ہین یہ تین صفتین
ہین رب عز و جل کی ربوبیت و ملکیت و الٓہیت سو وہ ہر شے کا رب و ملیک و
الٓہ ہے ساری اشیاء اوسی کی مخلوق و مملوک و عبید ہین اس لیے پناہ گیر کو حکم
دیا کہ وہ اوس شخص کی پناہ لی جو کہ ان صفات کی ساتھہ متصف ہے اور یہ پناہ
شر وسواس خناس سی یعنی شیطان سے مانگے جو کہ انسان پر مسلط ہے کیونکہ
کوئی ایسا آدمی نہین ہے جس کے لیے ایک قرین نہو جو کہ فواحش کو اوس کی لیے
زینت نہ دیتا ہو اور اوس کی فریب دہے مین کوتاہے کرتا ہو محفوظ وہی ہے
جس کو اللہ محفوظ رکھے صحیح مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا تم مین کوئی شخص نہین ہے

لکن اوسکا قرین اوسپر مقرر ہی کہا آپ ای رسول خدا فرمایا مین بہی لکن اللہ نی میری
اعانت کی ہی سو وہ منقاد ہو گیا ہے وہ مجہکو حکم نہین کرتا مگر خیر کا صحیحین مین انس سے
قصہ زیارت صفیہ کا حالت اعتکاف مین مطولا آیا ہے اوسمین یہ ذکر بہے ہی کہ
دو انصار نی آپ کو صفیہ سی بات کرتے دیکہکر چلنے مین جلدی کی آپ نی فرمایا
ٹہیرو یہ صفیہ بنت حیی ہے اونہون نی کہا سبحان اللہ ای رسول خدا فرمایا ان
الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم مین ڈرا کہ کہین تمہاری دل مین کچہہ اور
آئی انس بن مالک کا لفظ رفعا یہ ہے کہ شیطان اپنی سونڈ دل پر ابن آدم کی
رکہے ہوے ہے اگر اوس نی اللہ کا ذکر کیا تو سرک جاتا ہے اور اگر بہول گیا تو وہ
دل کو لقمہ بناتا ہے یہ ہے وسواس خناس رواہ ابو یعلی وہو غریب ابو تمیمہ کہتے
ہین کہ مین ہمراہ حضرت کی ردیف تہا گدہے نے ٹہوکر کہائی مینے کہا شیطان
ہلاک ہو فرمایا تو تعس الشیطان نہ کہہ کیونکہ جب تو یہ کہیگا تو وہ آپ کو بڑا سمجہیگا اور
کہیگا مینی اپنی قوت سے اس کو پچہاڑ دیا ہے اور جب تو بسم اللہ کہیگا تو وہ چہوٹا
ہو کر مثل مکہی کے ہو جائیگا تفرد بہ احمد واسنادہ جید قوی اسمین دلیل ہے
اس بات پر کہ دل جب اللہ کو یاد کرتا ہی تو شیطان چہوٹا اور مغلوب ہو جاتا ہی
اور جب اللہ کا ذکر نہین کرتا تو بڑا اور غالب بن جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا
ہے کہ تم مین جب کوئی شخص مسجد مین ہوتا ہے تو شیطان آکر اوسکو اشتباہ مین ڈالتا ہے
جس طرح کہ آدمی اپنے دابہ کو دباتا ہے پہر جب وہ اوس کے لیے ساکن ہوا

تو اوس کو زنق کرتا ہے یا لگام لگاتا ہے ابو ہریرہ نے کہا اور تم یہ حال دیکھتی ہو
مزنوق مائل ہوتا ہے اللہ کا ذکر نہین کرتا لجم منہ کہولی ہوتا ہے وہ بہی ذکر عزوجل
بجا نہین لاتا تفرد بہ احمد ابن عباس نے معنی مین وسواس خناس کے کہا ہے
کہ شیطان دل پر بنی آدم کی جاثم ہے یعنی جالس پہر جب اوسنے سہو و غفلت کی
شیطان نے وسوسہ ڈالا پہر جب اوس نے اللہ کا ذکر کیا کہسک جاتا ہے یہی
قول ہی مجاہد و قتادہ کا سلیمان والد معتمر نے کہا مینے سنا ہے کہ شیطان یا وسواس
دل مین بنی آدم کی وقت حزن و فرح کی نفث لگاتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے
تو چلدیتا ہے ابن عباس نے کہا وسواس سی مراد شیطان ہے وہ حکم کرتا ہی
جہان اوسکا کہنا مانا وہ گہس پڑا یہ وسوسہ خاص صدور بنی آدم مین کرتا ہے یا
جن و انس دونون مین آسمین اختلاف ہے اول ظاہر ہے اور دوسری قول یہ
گویا لفظ ناس مین جن بہی داخل ہین تغلیبا ابن جریر نے کہا اون کی حق مین استعمال
رجال من الجن کا آیا ہے تو پہر اطلاق لفظ ناس مین جن پر کچہہ جدت و بدعت
نہین ہے لفظ من الجنة والناس کہ بمنزلہ تفصیل یوسوس فی صدور الناس کے
ہے مقوی قول ثانی ہے دوسرا قول یہ ہی کہ موسوس کبہی انس ہوتا ہے اور کبہی
جن مراد شیاطین جن و انس ہین کما قال تعالی وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا
شیاطین الانس والجن یوحی بعضہم الی بعض زخرف القول غرورا ابوذر کہتے ہین
مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا آپ مسجد مین تہے مین بیٹہہ گیا فرمایا

۵۷ زنق بجای زناق وزناق حلقہ توضع تحت حنک الدابة ثم یجعل فیہا خیط یشد برأسہ تمنع جماحہ ۱۲ صراح

اہی ابا ذر تونی نماز پڑھ لی ہے مینے کہا نہین فرمایا اوٹھہ نماز پڑھ مینے اوٹھکر نماز
پڑھی پہر بیٹھہ گیا فرمایا ای ابا ذر نعوذ باللہ من شر شیاطین الانس والجن مینے کہا
کیا شیاطین الانس بہی ہوتے ہین فرمایا ہان مینی کہا ای رسول خدا نماز کا کیا
حال ہی فرمایا خیر موضوع من شاء اقل ومن شاء اکثر یعنی ایک بہتر چیز تجویز کیگئی
ہے جس کا جی چاہے کم پڑہے جسکا جی چاہے زیادہ کرے مینے کہا روزہ کا کیا
حال ہے فرمایا فرض مجزی وعند اللہ مزید یعنی ایک فرض ہے جو کفایت کرتا ہی
اور اللہ کی پاس زیادہ تر ہے مینے کہا صدقے کا کیا حال ہے فرمایا اضعاف مضاعفۃ
یعنی چند در چند ہے مینے کہا کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا جہد من مقل اوسر
الی فقیر یعنی جو باوجود قلت کی دیا جاوی یا چپکے سے کسی فقیر کے حوالہ کیا جاوی
مینے کہا ای رسول خدا کون سی نبی سب سے پہلے تہے فرمایا آدم علیہ السلام مینی
کہا کیا وہ نبی تہے فرمایا ہان نبی مکلم تہے یعنی اللہ نے اون سے بات چیت کی تہی
مینے کہا رسول کتنے ہوے کہا تین سو اور کچھہ اوپر دس یا پندرہ اوپر بتائے مینے
کہا آپ پر جو اوترا ہے اوسمین افضل کیا ہے فرمایا آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ہو الحی
القیوم رواہ احمد والنسائی وقد اخرج ھذا الحدیث مطولا احمد ابو حاتم ابن حبان
فی صحیحہ بطریق اخر ولفظا اخر مطولا احمد ابن عباس کہتے ہین ایک مرد پاس
حضرت کے آیا اور کہا ای رسول خدا مین اپنی جی مین ایسی بات کرتا ہون کہ اگر
آسمان سی گر پڑون تو یہ مجہکو دوست تر ہے اس سی کہ وہ بات منہہ سے نکالون فرمایا

اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ الذی رد کیدہ الی الوسوسۃ رواہ احمد وابو داؤد
والنسائی ابن کثیر نے کہا آخر التفسیر وللہ الحمد والمنۃ والحمد للہ رب العالمین انتہی
ف فتح البیان کا بیان فاتحہ یہ ہے کہ رب کی معنی ہین مربی ومصلح احوال اللہ
ساری مخلوق کا رب ہے پہر جو اس جگہہ رب الناس فرمایا تو اس لیی کہ دلیل ہو
شرف ناس پر اور نیز اس لیی کہ یہ استعاذہ اوسی شر سے ہے جو صدور ناس
مین واقع ہوتا ہے ملک الناس مین یہ بیان ہے کہ اللہ کی بادشاہی کچہہ ویسی بادشاہی
نہین ہے کہ جس کی ہاتہہ کے نیچے ممالیک ہوتی ہین بلکہ اوس کی سلطنت قاہرہ
وملکت کاملہ سب پر فائق ہے آلہ الناس سی یہ بات ثابت ہوئی کہ اوس کی ربوبیت
کے ساتہہ معبودیت والوہیت بہی لگی ہوئی ہے جو کہ مقتضی ہے قدرت تامہ کو
تصرف کلی پر ساتہہ ایجاد واعدام کے اور کبہی رب ملک ہوتا ہے اور کبہی نہین
ہوتا جیسے رب الدار ورب المتاع ومنہ قولہ اتخذوا احبارہم ورہبانہم
اربابا من دون اللہ اس لیی بعد رب کی ذکر ملک کا کیا پہر کبہی کوئی ملک الٰہ ہوتا ہے
اور کبہی نہین اس لیی بعد ملک کی الٰہ الناس بہی فرمایا کیونکہ یہ نام مبارک خاص ہے
ساتہہ اوس کی اس وصف مین کوئی اوسکا شریک نہین ہے رب کی نام سی
شروع کیا یہ نام اوسکا ہے جو کہ اوائل عمر انسان سی تا بلوغ وعقل قائم بتدبیر و
اصلاح ہے تاکہ آدمی دلیل سے یہ بات پہچان لی کہ مین ایک بندۂ مملوک
ہون رب ملک کا پہر جب یہ بات جان لی کہ اوس کی عبادت مجہپر واجب ہی اور

اور مین ایک عبد مخلوق ہون اور وہ اله معبود ہی تو اب الالناس ہونا اوسکا روشن
ہو گیا تکرار لفظ ناس مین اظہار مزید شرف کا ہے کہ بار بار اونکا نام لیا یا مراد ناس
اول سی اطفال اور ثانی سی شباب او ثالث سی شیوخ ہین اور چہارم سی صالحین
اور پنجم سے مفسدین لیکن کوئی وجہ اس تخصیص کی نہین ہے یہ کلام نسفی کا قبیل لطائف
بیان سی ہے نہ تفسیر قرآن وسواس سی مراد وسوسہ انداز ہے وسوسہ کہتے ہین حدیث
نفس کو بعض نے کہا وسواس نام ہی فرزند شیطان کا خناس کے معنی ہین کثیر التاخر
مجاہد نی کہا بندہ جب اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان منقبض ہو جاتا ہے اور جب
ذکر نہین کرتا تو دل پر منبسط ہو جاتا ہی بسبب کثیر الاختفا ہونے کی خناس نام ہوا
ظاہر یہ ہے کہ مطلق ذکر خدا کا طرد شیطان کرتا ہے اگرچہ بطور استعاذہ نہو اللہ کی
ذکر کرنے مین فوائد جلیلہ ہین جنکا حاصل فوز بخیر دارین ہوتا ہے شیطان کی ایک
سونڈ ہے جیسے خرطوم کلب وہ انسان کی سینے مین رکھے رہتا ہے جہان آدمی اللہ
کے ذکر سے غافل ہوا اوسی وقت وسوسہ کیا اور جہان اللہ کو یاد کیا گھٹ گیا
مقاتل نے کہا شیطان بصورت خنزیر ہے خون کی طرح آدمی کی رگون مین دوڑتا
پھرتا ہے اللہ نی اوسکو انسان پر مسلط کیا ہے وسوسہ اوسکا یہی ہی کہ وہ آدمی
کو اپنی طاعت کی طرف بلاتا ہے چھپی بات سے چپکے چپکے یہان تک کہ وہ بات
اوس کی دل مین اوتر جاتی ہے بغیر آواز سننے کی پھر فرمایا کہ یہ شیاطین دو طرح کی
ہین ایک شیاطین جن یہ سینون مین وسوسہ انداز ہوتے ہین دوسرے شیاطین الانس

انکا وسوسہ لوگون کی سینون مین یون ہوتا ہے کہ یہ آپ کو سامنے آدمی ناصح مشفق
ظاہر کرتے ہین جو بات کہ شیطان کی وسوسی سے جی مین پڑتی ہے ویسی ہی
انسان کی بات کا انسان کی جی مین ہوتا ہی یا یہ مطلب ہی کہ وسوسہ شیطان کا
صدور انسان مین طرف سی جنہ اور طرف سی ناس کی ڈالتا ہے بعض نے کہا
لفظ ناس مین انس وجن دونون مندرج ہین اس دلیل سے کہ کچھ نفر جن آئی تھی
اون سی پوچھا تم کون ہو کہا ناس من الجن یعنی ہم لوگ جن ہین اور اسدنی اونکا نام
رجال رکھا ہے کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن احسن یہ ہی کہ امر
استعاذہ ہی شر وسواس وشر ناس سی شیطان جن سینون مین وسوسہ کرتا ہی
اور شیطان انس علانیہ آتا ہے قتادہ نی کہا جن وانس دونون مین شیاطین ہوتی
ہین نعوذ باللہ من شیاطین الجن والانس بعض نی کہا شیطان جس طرح کہ انسان
کے صدر مین وسوسہ ڈالتا ہی اسی طرح جن کی صدر مین وسوسہ انداز ہوتا ہے
واحد جنہ جنی ہے جس طرح کہ واحد انس انسی ہے لکن قول اول ارجح اقوال ہے یہ
بیان تذکر ثقلین ہے اونکو ارشاد کیا ہے کہ جو کوئی ان دونون سی استعاذہ باللہ
کریگا اوس سی محن دنیا و آخرت مرتفع ہو جائینگے ابن عباس کہتے ہین حضرت سی
پوچھا تھا کہ کون عمل اللہ کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا الحال المرتحل کہا وہ کیا ہی فرمایا
الذی یضرب من اول القرآن الی اٰخرہ کلما حل ارتحل اخرجہ الترمذی یعنی وہ
شخص حال مرتحل ہے جو قرآن کریم کو اول سے تا آخر پڑھتا ہے جب پڑھ چکتا ہی تو

پہر اول سے اوسکو شروع کرتا ہے اس سی معلوم ہوا کہ جب تلاوت قرآن کریم کی
ختم کری تو پہر اوسی وقت اول قرآن کو پڑہے اس نیت سے کہ پہر دوبارہ سہ بارہ
الی غیر النہایہ ہمیشہ ایک بار ختم کرکے دوسری بار پڑہتا رہے کبہی تلاوت کتاب اللہ
کی ترک نکری اسمین ناظرہ خوان اور حافظ قرآن دونون شامل داخل ہین یہ ایسلیے
کہ تلاوت کتاب سے بڑہکر کوئی عمل خیر نہین ہے یہ تلاوت شامل ہی انواع
اذکار اور دعوات پر اسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجنے کا ذکر
بہی آیا ہے فضائل کتاب عزیز کے بی حساب ہین علمانی ان فضائل کو کتب مستقلہ
مین لکہا ہے اور خود کتاب وسنت متضمن ہین فضیلت سور وآیات کثیرہ پر اس
باری مین رسالہ فصل الخطاب فی فضل الکتاب ایک عمدہ بیان شافی ونصح کافی
ہے اگر اللہ تعالی کی توفیق دستگیر ہو کیونکہ قرآن کی ہوتے ہوے کسی کتاب
کی حاجت نہین ہے یہی ایک کتاب ہر کتاب وبے کتاب والے کو کفایت کرتی ہی
ولنعم ما قیل ؎

اول وآخر قرآن زچہ با آمد و بین یعنی اندر رہِ دین رہبر تو قرآن بس

الحمد للہ اولاً وآخراً وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

تمت

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ

جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی، مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے۔ گریجویٹ عہدہ داران جامعہ

۲۔ اساتذہ جامعۂ عثمانیہ و کلیہ جات متعلقہ دس کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے۔ اور اراکین دار الترجمہ

۳۔ طلبائے منتخب شدہ دو کتابیں، بی اے اور انٹرمیڈیٹ کے طلبہ تین کتابیں، ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ پانچ کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائیگا۔ کتابیں مکرر جاری کی جاسکینگی مگر اس غرض سے دوبارہ

۵۔ بشرط موقع کتابیں کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہوجائیں تو تشخیص ... یہ کتب خانہ میں کتاب کی ... عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا ہاشیہ ... نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کیجا سکینگی۔ فقط